جلد ۵ || ۲۲ر تبوک ۱۳۳۵ھ ۱۶ر صفر ۱۳۷۶ھ ۲۲ر ستمبر ۱۹۵۶ء || ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ر ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح روانہ ہو کر آج بارہ بجے دوپہر بخیریت مری پہنچ گئے۔

مری ۱۴ر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

۱۶ر ستمبر۔ کل حضور کی طبیعت ناساز رہی کمزوری کی وجہ سے حضور نے ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں بیٹھ کر پڑھائیں۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ ربوہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے
۱۴ر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب ہر دو معمد حین کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں
قادیان ۱۸ر ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ ـــ صاحبزادہ نے کیا نصیب ہوئی ہیں خدا تعالیٰ ان کو موجب برکات و فضل بنائے۔ آمین۔

ایک غیر مسلم پروفیسر کا اسلام پر تبصرہ!

ـــــ (مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل۔ قادیان) ـــــ

مسٹر پریتم سنگھ ایم۔ اے پروفیسر لاہور نے ۱۹۱۷ء میں اپنی کتاب مذاہب عالم میں اسلام پر جو ریویو کیا ہے اسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

" ہمیں دین اسلام کے متعلق دو طرح سے پورا پتہ چلتا ہے ایک تو قرآن شریف سے اور دوسرے احادیث سے۔ معلوم رہے کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے اور یہ الہام حضرت محمدؐ پر نازل ہوا تھا۔ اس لئے اسے کلام الٰہی کہا گیا ہے۔ جیسے جیسے نازل ہوتی تھیں لوگ یاد کر لیتے تھے۔ یا کھجوروں۔ ہڈیوں، چمڑے اور درختوں کے چھلکے پر لکھ لیا کرتے تھے۔ اس لئے قرآن کریم کی سورتوں میں کوئی خاص ترتیب نہیں یعنی مسلسل بیانات کی شکل میں ہم قرآن کریم کو نہیں پاتے ؛

(مگر پروفیسر صاحب کا یہ خیال درست نہیں کیونکہ انہوں نے قرآن کریم پر تدبر نہیں کیا اور خدا کے کلام کو انسانی کلاموں پر قیاس کر کے اس میں ترتیب نہ پا کر اس کی طبعی ترتیب سے ناواقف رہے ناقل) حضرت محمدؐ کی وفات کے بعد یہ سب الہامات جمع کئے گئے۔ اور ایک شخص زید نے ان کو جمع کر کے ہاتھ سے نقل کیا۔ علاوہ بریں احادیث سے حضرت محمدؐ کی زندگی کے حالات اور آپ کے بیانات کا بہت کچھ پتہ چلتا ہے یہ حدیثیں حضرت محمدؐ کے اصحاب یعنی ساتھیوں نے جمع کیں اور پھر ان کے تابعین یعنی ان لوگوں نے جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا۔ اور ان سے ملاقات کی تھی اکٹھی کیں ؛

" حضرت محمدؐ کے ظہور سے پہلے عرب ایک غیر متمدن اور وحشی ملک تھا۔ عیسائی مذہب جو چھ سو برس پہلے کا تھا۔ اور دین موسوی جو اس سے بھی پرانا تھا دونوں بے اثر ہو چکے تھے۔ قبائل جہالت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے اور پتھروں اور لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کے علاوہ ستاروں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ سورج چاند اور ستاروں کے نام پر قربانی دیا کرتے تھے۔ کعبہ جو روایات کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے جو موسیٰؑ سے بھی پہلے ہو گزرے ہیں بنایا تھا۔ اس میں سنگ اسود یعنی کالا پتھر تھا۔ جس کی پرستش اس زمانہ میں ہوا کرتی تھی اور اب تک جاری ہے (یہ پروفیسر صاحب کی صریح غلطی ہے کہ اس علمی زمانہ میں جبکہ معلومات کے حصول کے ہر قسم کے ذرائع ان کے پاس موجود ہیں وہ ایسی فاش غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ حالانکہ اس پتھر کی پرستش نہیں ہوتی ہے ناقل) موجودہ کعبہ جو مکہ میں ہے حضرت محمدؐ کے وقت تعمیر ہوا۔ حضرت محمدؐ نے بت پرستی کا بالکل قلع قمع کر دیا اور اسلام نے توحید کا سبق بڑے زور سے سکھلایا۔ عرب کے قبائل خانہ بدوش ہوا کرتے تھے۔ وہ اکثر مویشی مثلاً اونٹ اور گھوڑے اور گدھے رکھ کر صحرا نوردی کیا کرتے تھے۔ کہیں سبزہ زار ہوتا تو وہاں پانی کے کنارے گھر بھی بنا لیا کرتے تھے قبیلوں میں آپس میں خانہ جنگی رہتی تھی اور لوگ بڑے خونخوار تھے۔ جو لوگ خانہ کعبہ کے متولی تھے وہ قبیلوں پر حکومت بھی کیا کرتے تھے۔ ایسے ماحول میں حضرت محمدؐ ۵۷۰ء میں مکہ میں پیدا ہوئے عرب ریگستان ہے اور آبادی کم ہے۔ اور آب و ہوا انتہائی ہی گرم ہے۔ جب آپ چھ سال کے تھے تو والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور والدہ تو پہلے ہی گزر چکی تھیں اس یتیمی کی حالت میں آپ کے چچا ابو طالب نے آپکی پرورش کی۔ اور ایک دفعہ ایک تجارتی سفر پر اپنے ساتھ

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ایک غیر مسلم کے سوالات

اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے جوابات

بیگوسرائے بہار کے ایک غیر مسلم نے نظارت ہذا میں ایک خط انگریزی میں بھجوایا جس میں انہوں نے لکھا:۔ مجھے آپ کے "آسمانی تحفہ" کے ذریعہ سے آپ کے متعلق اطلاع ملی۔ میں اپنے آپکو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کروں گا۔ میرے سوالات یہ ہیں (۱) میری تعلیم بی۔ اے تک ہے لیکن بی۔ اے پاس نہیں کر سکا۔ کیا میں پھر بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو جاؤں۔

(۲) میں اپنی فیملی کا جو سخت تکلیف میں گزارا کر رہی ہے کس طرح گزارا کروں

(۳) میرے دس بھائی ہیں۔ جن میں سے بعض تعلیم یافتہ ہیں اور بعض غیر تعلیم یافتہ۔ لیکن سب بد قسمت ہیں۔ یہ خدا ہی جانتا ہے کہ ایسا کیوں اور کس لئے ہے۔

(۴) میرا ایک بھائی ۲۹ سال سے دیوانہ ہے۔ اس کا باپ اس کی صحت کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ کیا اس کی بیماری کے لئے کوئی دوائی ہے؟ میں اپنے باپ کا سب سے بڑا لڑکا ہوں اور وہ کوئی ذریعہ معیشت نہیں رکھتا۔ لہٰذا سب بوجھ مجھ پر پڑا ہوا ہے۔

میں کونسا کام شروع کروں اور کب شروع کروں کیونکہ میں نے مجھے کافی آمدنی ہو سکے۔ میرے سب بھائی سخت بہت کچھ کماتا لیکن کچھ بس انداز نہ کیا۔ وہ ایک مذہبی قسم کے آدمی ہیں۔ اور معقول اور قابل (ہیں) ہیں۔ ہم ان کے جانشین نہیں بن سکے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کا جو انگریزی میں جواب دیا اس کا ترجمہ ذیل میں پیش ہے:۔

"(۱) امتحان میں ضرور شامل ہوں۔ خدا پر سچا یقین رکھنے والا کبھی دل نہیں چھوڑتا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ بہت جلد کامیاب ہو جائیں گے۔ میرے ایک دوست تھے جو میرے استاد بھی تھے۔ انکو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً بتایا گیا کہ وہ بی۔ اے میں پاس ہو جائیں گے وہ بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئے لیکن فیل ہو گئے۔ لیکن انہوں نے امتحان میں شامل ہونا جاری رکھا اور کہا کہ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ تو میں امتحان دیتا رہوں گا۔ اور اس سے نہیں رکوں گا یہاں تک کہ کامیاب ہو جاؤں۔ سات سال کے بعد جب انکے لڑکے بھی جوان اور معقول ہو گئے تو خدا نے ان کو کامیابی بخشی اور انہوں نے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا۔ اور انگریزوں کے ذریعہ سے جزائر انڈیمان میں ایک اہم اور اعلیٰ سرکاری عہدے پر مقرر ہو گئے۔ (۲) خدا تعالیٰ پر امید رکھیں وہ آپکی مدد کریگا (۳) اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو آپ کے بھائیوں کی قسمت ہر یا بہتر ہو جائیگی (۴) مجھے دیوانگی کے متعلق کوئی دوائی معلوم نہیں ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کی حضور دعا کرتا رہنا چاہیئے "

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پینسٹھواں جلسہ سالانہ

بتاریخ

۱۲/۱۳/۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

منعقد ہو رہا ہے

احباب خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو ہمراہ لانے کی کوشش فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء

قادیان کا جلسہ سالانہ

قادیان کے جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر میں صرف چند روز باقی ہیں جماعت کے دائمی مرکز قادیان اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آنے والوں کے اس سفر کو خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اس مبارک سفر کے ساتھ تعلق رکھنے والی چند ضروری باتیں بطور یاد دہانی ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

(۱) چونکہ یہ جلسہ دسہرہ کے دنوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر محکمہ ریل کی طرف سے جو رعایتی کرایہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے جو دوست فائدہ اٹھا سکیں اُنہیں ضرور ایسا کرنا چاہیئے

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم اکتوبر تا ۱۴ اکتوبر کے دوران رعایتی واپسی ٹکٹ بشرح ۱¾ ایک اور تین چوتھائی) سنگل جرنی کرایہ تمام ریلوں پر ہر دو اسٹیشنوں کے درمیان ۵۰ میل یا اس سے زائد مسافت کے لئے جاری کئے جائیں گے

یہ رعایتی ٹکٹ پندرہ دن تک سفر مکمل کرنے کے لئے جاری ہوں گے جس میں ٹکٹ جاری کرنے یا سفر شروع کرنے کی تاریخ بھی شامل ہوگی

۲- ماہ اکتوبر میں قادیان کے علاقہ میں معمولی سردیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو ہلکا سا بستر جو ایک کمبل وغیرہ پر مشتمل ہو ساتھ لانا ضروری ہے۔

۳- چونکہ یہ سفر خالصۃً دینی فوائد کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ سفر کے آغاز سے ہی دعاؤں میں لگے رہیں۔ ایک تو مسافر کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے۔ پھر ایسا مسافر جو روحانی مقاصد کے لئے سفر کرتا ہے اس کے حق میں خدا تعالیٰ کے فضل و برکت کی زیادہ امید ہے۔

خدا تعالیٰ اس مبارک اجتماع میں شریک ہونے والوں کو خیر و عافیت سے لائے اور ان کی نیات کے مطابق اس بابرکت بستی کے روحانی فیوض سے متمتع فرمائے اور پھر واپسی پر اُن کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

احباب ۳۰ ستمبر کو یاد رکھیں!

چندہ تحریک جدید کے وعدے ۳۰ ستمبر تک سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں احباب ۳۰ ستمبر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو اپنے وعدے ادا کرنیکی توفیق عطا فرمادے

وکیل المال تحریک جدید

قابل افسوس

رسوائے زمانہ کتاب ریلیجس لیڈرز کی اشاعت پر جو مسلمانان ہند کی اضطرابی حالت ہوئی اور اس کے خلاف جس طرح یک زبان ہو کر سب نے احتجاج کیا وہ سب کے سامنے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کو اپنے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جو عشق و محبت ہے وہ اپنی مثال آپ ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی ناروا کلمہ کسی مسلمان کے کان میں پڑتا ہے وہ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے لگتا ہے۔ بہرحال مسلمانوں نے احتجاج کیا اور بعض مقامات پر مظاہرے بھی ہوئے۔ لیکن جس طور پر ان دنوں بعض فرقہ پرست اخبارات نے مسلمانان ہند کو بدنام کرنا شروع کر دیا ہے وہ حقیقتاً قابل افسوس ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اور کبھی گیتا کی بے حرمتی کا افسانہ تراشا جاتا ہے۔ اور طرہ یہ کہ ان سب بے بنیاد خبروں کی باقاعدہ تردید ہو چکی ہے۔ اور اس کے باوجود دھڑا دھڑ انہیں باتوں کو نشانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف عوام میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ ہندوستان کا سمجھ دار طبقہ ہمارے ساتھ اور ہمارا ہم خیال ہے۔ مگر ملک میں معدودے چند افراد ایسے بھی ہیں جنہیں شاید ملک میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا باہم مل بیٹھنا پسند نہیں وہ ایسی جھوٹی خبروں کو ہوا دیتے ہیں۔ حالانکہ ایک طرف انہیں کی طرف سے ایسی تجاویز بھی مسلمانوں کے سامنے برابر رکھی جاتی رہی ہیں۔ کہ جب ودیا بھون نے کتاب "مذہبی پیشوا" کی فروخت بند کر دی۔ مسٹر کے ایم منشی نے اس کی اشاعت پر اظہار افسوس بھی کر دیا۔ تو مسلمانوں کو احتجاج و مظاہرے ترک کر دینے چاہئیں۔ اگر اس تجویز کے پیش کرنے والے دوست خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں کہ جب یہ بات بعد تحقیقات ثابت ہو گئی کہ علیگڑھ میں نہ تو قومیت دشمنی کے نعرے لگائے گئے۔ اور نہ ہی گیتا کی بے حرمتی کی گئی۔ تو پھر یہ بار بار روزانہ مختلف سوسائیٹیوں اور مختلف افراد کی طرف سے گیتا کی بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف تعزیری کارروائی کئے جانے کے مطالبات کیوں شائع کئے جاتے ہیں۔ کیا ایسے اخبارات کا اپنا فرض نہیں کہ وہ عوام کی غلط فہمی کو خود دور کریں۔ اور ایسے مطالبات کی اشاعت کو بند کریں تاکہ ملک کی مختلف قوموں کے باہمی تنافر کا سلسلہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہنے پائے۔ اور سب مل کر ملک کی ترقی کے لئے کوشش کریں اور غیروں کو بھی انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے۔

ختم نبوت کی دلیل

گذشتہ اشاعت میں ہم اخبار دعوت دہلی کے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بمقابلہ دیگر انبیاء علیہم السلام بعض غیر معمولی خصائص پائے جانے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ قطعاً بند ہے بلکہ خود اسی دلیل کی روشنی میں اس دروازے کا کھلا ہونا ثابت ہوتا ہے اب ہم اس مضمون میں بیان کردہ بعض تفصیلی دلائل کا جائزہ لیتے ہیں:۔

مضمون نگار بآنجہ میں خصوصیت نبوی جوامع الکلم کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"آنحضرت صلعم پر ایسی الکتاب اتاری گئی جو تمام صحیفوں کا نچوڑ زندگی کے کا کوئی اور شعبہ زندگی کے ہر دور کا درماں ..... جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا اب پھر نبوت و رسالت اور آسمانی صحیفہ کی مانگ" اور اس کی چاہ "دنیا کو نہ رہی اس سے راہ و رسم منقطع اور اس کو اس سے بیر اور عناد ہو گیا اب دنیا کبھی کبھی بد اندیش اور خبیث خیال نہ ہوگی کہ کوئی نبوت و رسالت کا پروپیگنڈا کرے گا"

بیشک قرآن مجید کی کامل و مکمل کتاب کے نازل ہونیکے بعد کسی نئی کتاب کی تاقیامت ضرورت نہ رہی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ کیونکر نکل آیا کہ

" اب دنیا کبھی بھی بد اندیش اور خبیث خیال نہ ہوگی"

کیا مضمون نگار کو دنیا کے ادیبوں اور بدیان سب کے سب نیک متقی اور خدا رسیدہ نظر آتے ہیں!! پھر تو سب سے پہلے جماعت اسلامی کو اپنا بوریا بستر سمیٹنے کا مشورہ دیں۔ اس گروہ کے ارباب حل و عقد خواہ مخواہ ہی اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

اگر یہ صورت نہیں اور یقیناً نہیں تو بتایئے جب دنیا بد اندیش ہے تو کیوں نہ نبوت و رسالت کا جامہ پہن کر رحمت و الفت اے دنیا کو راہ راست پر لانے والے آئندہ زمانوں میں پیدا ہوں گے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے سے آپ کی لائی ہوئی کامل کتاب پر کسی طرح کا کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ نبی کے بیسیوں کاموں میں سے ایک عظیم الشان کام یہ بھی ہے کہ کلیسیٰ لھدہ متقون کر نبی کے آنے سے قبل دنیا تقوٰی کی راہ (باقی صلا پر)

تحریک جدید

مکرمی منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال قادیان نے تحریک جدید کے مطالبات کو نظم کیا ہے۔ اگرچہ فانی صاحب کا یہ منظوم کلام خاصہ لمبا ہے۔ لیکن ذیل میں اُس کا ایک حصہ افادہ احباب کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

مخمس

۱- پسرِ موعود کا پیغام ہے تحریک جدید
دعوتِ سبقت ہر گام ہے تحریک جدید
وعدہ خدمتِ اسلام ہے تحریک جدید
قابلِ قدر یہ انعام ہے تحریک جدید
بات پہلی ہے اگر نام ہے تحریک جدید

۲- سادگی جس نے سکھائی وہ ہے تحریک یہی
رہبرِ منزلِ مقصود ہے بس ٹھیک یہی
مردِ مومن کے لئے ہدیۂ تبریک یہی
متقی بننے کی اک راہ ہے باریک یہی
موجبِ رحمتِ اقوام ہے تحریک جدید

۳- احمدیت کی انگوٹھی پہ نگینہ سمجھو
لے شبہ بامِ ترقی کا یہ زینہ سمجھو
اس کو منجانبِ سرکارِ مدینہ سمجھو
خدمتِ خلق کا یا ایک قرینہ سمجھو
الغرض امن کا پیغام ہے تحریک جدید

۴- زندگی وقف[1] ہو۔ تبلیغ کے سرِ[2] کا قیام
وقفِ اولاد[5]۔ حقیقت[6] ہو تمدن اسلام[7]
جو ہیں بیکار[3] کریں ہاتھ سے ہر چھوٹا[4] کام
رغبتِ[8] وقف۔ دعا[9] اور دیانت ہو مدام[10]
حق نسواں کا بھی اقدام[11] ہے تحریک جدید

۵- ایک ہو سند[12] امانت کا۔ قضا کے ہوں[13] اصول
سینما کھیل تماشوں کو بھی جائیں[16] اب بھول
قادیان آ کے[14] رہیں۔ اور ہو جاری اسکول[15]
راستے صاف[17]۔ جمع فنڈ ہو اور ملبوس[18] فضول[19]

بس انہی باتوں کا پیغام ہے تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے خط کا جواب

مولوی علی محمد صاحب اجمیری

آپ کا خط ملا۔ آپ نے میری اس بات کی تردید کی ہے کہ مرزا بشیر احمد صاحب کے متعلق اللہ تعالیٰ کے الہام ہیں وہ ان کو بچا لیں گے اور لکھا ہے۔ میاں منان کے متعلق آپ نے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ میں نے جو الفاظ عبدالمنان کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ وہی عبدالوہاب کے متعلق کہے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ میاں عبدالوہاب اور عبدالمنان پارٹی ناکام و نامراد رہے گی۔ خدا جس کو چاہے گا خلیفہ بنائے گا۔ اور یہ خلیفہ گر دونوں جہان کی ناراضگی خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل کریں گے۔ کیا یہ سخت الفاظ ہیں کہ عبدالوہاب اور عبدالمنان پارٹی ناکام و نامراد رہے گی اور خدا جس کو چاہے گا خلیفہ بنائے گا۔

آپ نے لکھا ہے یہ دونوں کسی کی زبان نہیں پکڑ سکتے گویا آپ کے نزدیک پارٹی تو ہے۔ مگر یہ اس میں شامل نہیں۔ میں نے بھی تو یہی لکھا تھا کہ عبدالوہاب اور عبدالمنان پارٹی ناکام رہے گی۔ گویا آپ کے نزدیک اگر پارٹی عبدالمنان کا نام لے تو خدا کی نصرت اُسے حاصل ہو گی۔ شائد کسی اور کا نام لے تو تباہ ہو جائے گی۔ گویا آپ کے نزدیک خدا کا الہام اور آپ کا علم برابر ہیں۔ آپ نے دونوں باتوں کا ایک نتیجہ نکالا ہے۔ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ چونکہ میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اس لئے وہ بچ جائیں گے جس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کو علم تھا کہ میاں بشیر ایسی حرکت نہیں کریں گے۔ ورنہ ان کے متعلق بشارتوں کے الہام ہی کیوں بھیجتا مگر آپ عالم الغیب نہیں۔ آپ منان کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں وہ اپنے علم کی بنا پر کہتے ہیں اور اپنے علم اور خدا کے علم کو برابر قرار دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ ان کا علم بھی خدا تعالیٰ کے علم کے برابر نہیں۔ پس خدا تعالیٰ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو بھی اپنے علم کے مقابلہ میں کم قرار دیتا ہے مگر آپ اپنے علم کو خدا تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں اور یہ دہریت کی علامت ہے اگر یہ حالت جاری رہی تو آپ ایک دن دہریت پر پہنچ کر رہیں گے۔

میں آپ کو جانتا ہوں لیکن باوجود اس کے آپ کی باتوں کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آپ نے اس شخص کا نام نہیں لکھا جس نے آپ کو یہ کہا تھا کہ پیپل کے نیچے کھڑے ہونے والے آدمیوں میں سے ایک آپ تھے۔ جب تک آپ اس شخص کا نام نہ بتائیں اور میں اس سے پوچھ نہ لوں میں آپ کو کذاب سمجھتا ہوں۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا۔

یہ ٹھیک ہے کہ یہ ۲۷-۲۸ سال کا پرانا واقعہ ہے مگر آپ کا حافظہ مجھ سے زیادہ کمزور ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ عبدالوہاب اس میں شامل نہیں تھے۔ لیکن میرے پاس خود میاں زاہد سے سننے والے ایک شخص کی شہادت موجود ہے کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ عبدالوہاب ہماری سازش میں شامل تھا۔ مگر وہ اس لئے بچ گیا کہ وہ خلیفہ اول رض کا بیٹا تھا اور ہم غریب مارے گئے۔ ایک شہادت میرے پاس آ چکی ہے۔ اور ایک دوسری شہادت کے متعلق خبر ہے کہ وہ بھی انشاء اللہ آ جائے گی آپ تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کا اور وہاب کا خط میاں زاہد کے پاس پہنچے لیکن وہ خدا تعالیٰ نے میرے پاس پہنچا دیا تھا۔ میاں زاہد نے اس پر جو جواب لکھا تھا وہ خط لے جانے والے نے مجھے دے دیا تھا۔

خدا تعالیٰ نے وہ گواہ بھی مہیا کر دیئے ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہے کہ ۱۵ دن ہوئے یا اس کے قریب میاں عبدالسلام اور میاں عبدالمنان شملہ آئے چونکہ ہم لوگ خلافت اور نبوت کے جھگڑے کی وجہ سے ہی احمدی ہوئے تھے تازہ تازہ جوش تھا آنکھیں کھلی رکھتے تھے مولوی عبدالسلام بھی مولوی محمد علی سے ملے اور میاں منان عید کے دن ان کی گود میں بیٹھے مدان سے نذرانہ وصول کیا۔ مولوی عمر دین شملوی نے جب مولوی عبدالسلام کو طعنہ دیا کہ آپ کا بھائی نذرانہ لے کر آیا ہے اور آپ ملاقات کر کے آئے ہیں تو انہوں نے کہا آپ کو ہمارے ذاتی تعلقات میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔ یعنی جو لوگ اس ناخلف اولاد کے باپ کی مخالفت کرتے تھے اور اس کو مرتد اور ظالم قرار دیتے تھے ان سے دوستی اور محبت رکھنے پر کیوں اعتراض کیا۔

آخر میں آپ نے مصری صاحب کو اپنی برأت میں پیش کیا ہے۔ مصری صاحب تو خود پیغامیوں میں بیٹھے ہیں میں اُن کی گواہی کس طرح مان سکتا ہوں۔ نہ میں نے ان کو کمیشن مقرر کیا اور نہ ان کے بری کرنے سے آپ بری ہو جاتے ہیں۔ یہ جو آپ نے لکھا ہے۔ کہ اس وقت آپ کی غلط فہمی دور ہو گئی تھی یہ بھی جھوٹ ہے۔ میری غلط فہمی کبھی دور نہیں ہوئی۔ میں آپ کو اس عرصہ میں ایمان کا کمزور ہی سمجھتا رہا ہوں۔ اس معاملہ کا دوبارہ ذکر نہ کرنا میری حیاء کی علامت ہے آپ کے ایمان کی علامت نہیں۔ میں نے تو عبدالمنان عبدالوہاب اور عبدالسلام کی باتوں کا بھی دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ نہ امان جی کی باتوں کا دوبارہ ذکر کیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے پچھلے دنوں مجھ سے کہا (غالباً شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے) کہ آپ ۲۵ سال سے ان لوگوں کو معاف کرتے آئے ہیں۔ اب بھی خاموشی اختیار کریں۔ تو میں نے کہا یہ جو کچھ ہو رہا ہے ۲۵ سال کی معافی کا تو نتیجہ ہے۔ اگر میں آج سے ۲۵ سال پہلے ان لوگوں کی شرارتوں کو ظاہر کر دیتا تو آج یہ جماعت سے الگ ہو چکے ہوتے اور پیغامیوں کی گود میں بیٹھے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے گواہ بھی بھجوائے ہیں جو اپنے اپنے علاقہ میں راستباز اور ثقہ مانے جاتے ہیں اور جو بتاتے ہیں کہ ہم سے خود مولوی حبیب الرحمٰن احراری کے باپ نے شملہ میں ذکر کیا کہ مولوی عبدالوہاب ہمارے ایجنٹ ہیں اور ہم نے ان کو مرزائیوں کی خبریں لانے پر مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ چودھری افضل حق پریذیڈنٹ جماعت احرار سے بھی لمبی لمبی ملاقاتیں کرتے ہیں۔

مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے میاں زاہد کی گواہی اور اپنا حافظہ کافی ہے۔

آپ نے جو کچھ سید مسعود احمد کی گواہی کی تردید میں لکھا ہے اس بارہ میں آپ کچھ واقعات بھول گئے ہیں۔ میں نے جو کچھ کہا تھا رسول کریم صلعم کی محبت الٰہی کے بارہ میں کہا تھا۔ اور رسول کریم صلعم کی محبت کے ذکر میں رسول کریم صلعم کا اسوہ ہمارے لئے سب سے مقدم ہے۔ عیسائی تو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن میں حیض اور لواطت کا ذکر ہے۔ ایسی علمی کتاب جس کے پڑھنے کا عورتوں اور لڑکیوں کو بھی حکم ہے اس میں ایسا ذکر آنا بہت نامناسب ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تو ان معترضین کی بات نہیں مانی۔ میں بھی آپ کی بات کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔

سید مسعود آپ کے روحانی باپ کا بیٹا ہے آپ اعلان کر دیں کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ وہ خود جواب دے دے گا۔ مجھے اس جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میر محمد اسحٰق رض فوت ہو چکے ہیں۔ اور منان زندہ ہے۔ میر محمد اسحٰق کی زندگی میں آپ ان کی جوتیاں چاٹا کرتے تھے۔

میاں عطاء اللہ صاحب کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے وہ جھوٹ ہے۔ آپ کی غرض ہے کہ میں ان کو بھی منافق سمجھوں۔ یہی کوشش آپ کے برادر مخلص اللہ رکھا نے بھی کوہستان میں کی ہے۔ انگریزی کی ایک مثل ہے "[illegible]" یعنی بلی تھیلے سے باہر آ گئی۔ اسی پر آپ نے عمل کیا ہے۔ اور اپنے خوف ظاہر کر دیا ہے کہ اخباروں میں ایسی باتیں لکھنے والے کے پیچھے کون ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ ان باتوں کی جانچ کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیں۔ میں خلیفہ ہوں۔ آپ خلیفہ نہیں ہیں۔ جو احمدی کمیشن کے حق میں ہیں آپ ان کو ساتھ لے کر الگ ہو جائیں اور اپنی الگ خلافت قائم کر لیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے خلاف کیا کیا اعلان کئے ہیں۔ مگر بتائیے کہ انہوں نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ کم سے کم عبدالمنان کے والد کو تو آپ مانتے ہیں۔ انہوں نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ پیغامی اُن کے خلاف بھی شور مچاتے تھے کہ آپ یونہی سنی سنائی باتیں ہمارے متعلق مان لیتے ہیں۔ تحقیقات نہیں کرتے۔ کچھ عرصہ سے غیر احمدی اخبارات میں بھی کمیشن کا سوال شروع ہے۔ مگر جن لوگوں کے کہنے پر وہ یہ بات کہتے ہیں۔ ان کے

موجودہ فتنہ کے متعلق ۱۹۵۰ء کا ایک اور اہم رؤیا

از مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

چند دن ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مجھے ایک رؤیا میں لومڑی کی خبر دی گئی تھی جس سے مراد درحقیقت ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

پدرم سلطان بود

ہم فلاں بڑے آدمی کے بیٹے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بعض اور خوابیں بھی ہیں جو ایسے لوگوں کی تعیین کر دیتی ہیں۔ چنانچہ اب میں ذیل میں وہ خواب درج کرتا ہوں جس سے ایسے لوگوں کی تعیین ہو جاتی ہے جو خلافت کے خلاف فتنہ اُٹھانے والے ہیں۔

یہ خواب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوستوں کے سامنے ۲۷؍جون ۱۹۵۰ء کو کوئٹہ کے مقام پر بیان کی تھی اور الفضل میں ۲۲؍جولائی ۱۹۵۰ء کے پرچہ میں شائع ہوئی۔ گویا آج سے ساڑھے چھ سال پہلے۔

"الفضل" کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ ایک اشتہار ہے جو کسی شخص نے لکھا ہے جو شخص مجھے خواب کے بعد یاد رہا ہے مگر میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اشتہار ہمارے کسی رشتہ دار نے دیا ہے مگر اس کی رشتہ داری میری بیویوں کے ذریعہ سے ہے۔ اس اشتہار میں میرے بعض بچوں کے متعلق تعریفی الفاظ ہیں۔ اور ان کی بڑائی کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض ایک چالاکی ہے درحقیقت اس کی غرض جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہے۔ اگر کوئی غیر کی تعریف کرے تو مخاطب سمجھتا ہے کہ جماعت میں فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور میں اس کے روکنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اگر میرے بعض بچوں کا نام لے کر ان کی تعریف کی جائے تو تعریف کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح میری توجہ اس کے فتنہ کی طرف نہیں پھرے گی۔ اور میں یہ کہوں گا کہ اس میں تو میرے بیٹوں کی تعریف کی گئی ہے اس میں فتنہ کی کونسی بات ہے۔ اسی نقطۂ نگاہ سے اس نے اشتہار میں میرے بعض بیٹوں کی تعریف کی ہے۔ لیکن رؤیا میں میں کہتا ہوں کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا چاہے تم کتنے ہی چکر دے کر بات کرو۔ ظاہر ہے کہ تم جماعت میں اس سے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو اور تمہاری غرض یہ ہے کہ میں بھی دنیاداروں کی طرح اپنے بیٹوں کی تعریف سُن کر خوش ہو جاؤں گا اور اصل بات کی طرف میری توجہ نہیں پھرے گی۔ پس رؤیا میں میں نے اس اشتہار پر اظہارِ نفرت کیا۔ اور میں نے کہا کہ میں اس قسم کی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے وہ بیٹے بھی معلوم ہیں جن کا نام لے کر اس نے تعریف کی ہے اور مجھے لکھنے والا بھی معلوم ہے۔ لیکن میں کسی کا نام نہیں لیتا۔

اس رؤیا سے کچھ عرصہ پہلے مجھے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ ایک طبقہ جماعت میں اس قسم کی حرکات کر رہا ہے۔ گو خواب کے دنوں میں اس طرف کبھی خیال نہ گیا تھا۔ لیکن بعض واقعات سے قریباً سال بھر سے میرے اندر یہ احساس تھا کہ جوں جوں میری عمر زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ جماعت کا منافق طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ اب تو ان کی زندگی کے تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں۔ آئندہ کے لئے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش کرو۔ گویا وہی پیغامیوں والا فتنہ جو ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوا اسی کو ایک اور رنگ میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی بادشاہت بدلتی ہے۔ نچلے طبقہ کے لئے ابھرنے کا موقع نکل آتا ہے۔ پس بعض لوگ جن کے اندر اخلاص نہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں ان پر کس وقت موت آ جائے انہوں نے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اور قریباً سال بھر سے مجھے یہ بات نظر آ رہی تھی۔ مگر وہ تو قیاسی بات تھی۔ اب اللہ تعالےٰ نے رؤیا میں بھی مجھے بتایا ہے کہ بعض لوگ اس قسم کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ اپنا تعلق جتا کر اور اپنی محبت کا اظہار کر کے مختلف ناموں سے اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ جو جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والی ہیں۔ لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے کہ اوّل تو خدا تعالےٰ کی طرف سے جب کوئی صداقت دنیا میں آتی ہے وہ جب تک پوری طرح قائم نہ ہو جائے اس وقت تک اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ یہ ایک موٹا اصول ہے۔ جس کے خلاف دنیا میں کبھی نہیں ہوا۔ دوسرے خدا تعالےٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض میں شامل کیا ہے۔ اور گذشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں اس بات کا ثبوت ہیں۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ آپ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال من ھٰؤلاء (بخاری کتاب التفسیر سورۂ جمعہ) وہاں آپ نے رجال کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ درحقیقت ایک سے زیادہ آدمی ہوں گے جن کے ہاتھ سے یہ پیشگوئی پوری ہو گی۔ اس لئے وہ میرے نام کو تبھی مٹا سکتے ہیں جب اس کے ساتھ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی مٹا دیں۔ ایک غیر احمدی کے لئے تو یہ یکساں بات ہے وہ کہے گا ان کا نام بھی مٹ جائے۔ مگر کم سے کم جو ہماری جماعت میں داخل ہو۔ اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ تو اس قسم کا فتنہ میرے نام کے متعلق بھی پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال یہ ایک اہم رؤیا ہے جو جماعت سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے۔"

اس رؤیا کی حقیقت سمجھنے کے لئے دو واقعات مدنظر رکھنے چاہئیں۔

ایک تو یہ کہ میاں عبد الوہاب نے اللہ رکھا کے ذریعہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جماعت میں بدظنی پیدا کرنی چاہی اور تعبیر رؤیا کے مطابق یہ کام اشتہار دینا ہی کہلائے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دو باغی سونے کے کڑوں کی صورت میں دکھائے گئے۔ اور ہتھیار یہ استعمال کیا۔ کہ کہا ان کی جگہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب یا مرزا بشیر احمد صاحب کو خلیفہ بنا دیا جائے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اٹھارہ سال سے شائع شدہ خواب ہے کہ وہ اس طرح حضور کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح بیٹا باپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہوتا ہے اور حضور خواب میں سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی طور پر میرے بیٹے ہیں (دیکھو الفضل ۲۲؍مئی ۱۹۳۸ء مدت) اور میاں بشیر احمد صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور چھوٹا بھائی بھی بیٹے کے برابر ہوتا ہے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خواب میں یہ فقرہ ہے

"اس کی رشتہ داری میری بیویوں کے ذریعہ سے ہے"۔

جس کے معنے یہ ہیں کہ حضور کی ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی طرف سے شرارت ہو گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک دوسری بیوی یعنی ام طاہرؓ کی طرف سے ایک رشتہ دار نے کھلے طور پر اس خواب کی تصدیق کر دی۔

یہ دفعہ مرزا منظور احمد صاحب جو مرزا غلام رسول صاحب پشاوری کے بیٹے ہیں اور نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ انہوں نے سینئر سب جج ایبٹ آباد کے سامنے ایک بیان دیا ہے جس کی سب جج صاحب نے اپنے دستخط کے ساتھ تصدیق کی ہے۔ اس بیان میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"ایک موقعہ پر لاہور میں اغلباً ۱۹۵۵ء کے آغاز میں ایک ملاقات ہوئی۔ جس میں نیفی

نے باتوں باتوں میں یہ کہا کہ ان دنوں میں ربوہ میں یعنی مرکز میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفہ ثالث بنائے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو Neglect کیا جا رہا ہے۔ اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان تمام اشخاص کو جو روک بن سکتے ہیں بکھیرا جا رہا ہے۔ مثلاً میاں طاہر احمد صاحب (جو حضور کا بیٹا ام طاہر کے بطن سے ہے۔ جن کے بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب کا پروفیسر فیضی داماد ہے)

میاں داؤد احمدؐ صاحب (ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب) (داؤد احمد بھی پروفیسر فیضی کا اس طرح رشتہ دار ہے کہ اس کی بیوی فیضی کی بیوی کی پھوپھی زاد بہن ہے۔ جس طرح طاہر احمد اس کی بیوی کا پھوپھی زاد بھائی ہے) کو لنڈن بھیجا گیا ہے۔ اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کو اس بڑھاپے کی عمر میں دمشق بھیجا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ"

اس میں پروفیسر فیضی کا ذکر ہے۔ یہ بھی حضور کی ایک بیوی کی طرف سے حضور کا رشتہ دار ہے۔ یعنی ام طاہر کے بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب کا داماد ہے۔ اور جیسا کہ مرزا منظور احمدؐ صاحب کے بیان سے ظاہر ہے اس نے اپنے فتنہ پر پردہ ڈالنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیٹے طاہر احمدؐ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے داماد داؤد احمدؐ کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ طاہر احمدؐ اور داؤد احمدؐ کو بھی انہوں نے لنڈن اسی لئے تعلیم کے لئے بھیج دیا ہے کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ گویا طاہر احمدؐ جوان کا بیٹا ہے۔ اور داؤد احمد جوان کا داماد ہے وہ تو اچھے ہیں اور وہ خلافت کے مستحق ہو سکتے تھے مگر ان کو پاکستان سے نکال دیا گیا ہے تاکہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔

مرزا منظور احمدؐ صاحب کے بیان کے مطابق اس نے یہی کہا کہ میرے خسر سید ولی اللہ شاہ صاحب کو بھی اس لئے دمشق بھیج دیا گیا ہے کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ حالانکہ ولی اللہ شاہ صاحب کی بیوی نے نہایت منت اور سماجت سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ مجھے دمشق بھیجا جائے۔ میں رشتہ داروں کو مل آؤں۔ اور بعد میں حضور کو لکھا تھا کہ میرے خاوند کو جلدی بھیجو کہ میں اداس ہو گئی ہوں۔ اور سید ولی اللہ شاہ صاحب جو اس کے خسر ہیں انہوں نے مری جا کر خاص طور پر حضور سے کہا۔ کہ انجمن مجھے کرایہ دینے میں دیر کر رہی ہے۔ آپ اس پر زور دیں کہ مجھے جلدی کرایہ دیں۔ تاکہ میں جلدی سے اپنے بیوی بچوں کے پاس پہنچ جاؤں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے کہا کہ میں اس شرط سے اجازت دیتا ہوں کہ آپ ایک مہینہ کے اندر اندر واپس آ جائیں۔ لیکن ان کا داماد یہ کہتا ہے کہ میرا وہ خسر جس نے منتیں کر کر کے کرایہ لیا تھا۔ اور جس کے اور جس کے خاندان کے سفر پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے تیرہ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس کو اس لئے دمشق بھیج دیا گیا ہے کہ کہیں وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ اور اسی نے حضور کے اس بیٹے کی نسبت جو اس کی بیوی کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ یہ کہا ہے کہ اس کو بھی لنڈن اس لئے بھیج دیا ہے کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائے۔ اور وہ لڑکا ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کہ مجھے کچھ اور ٹھہرنے دیا جائے تاکہ میں اپنی تعلیم مکمل کر لوں۔ گویا یہ سارا خاندان احسان فراموشی پر تلا ہوا ہے۔ ایک کہتا ہے مجھے لنڈن رہنے دو۔ دوسرا کہتا ہے صدر انجمن احمدیہ کو حکم دو۔ کہ مجھے جلدی کرایہ دے۔ تاکہ میں اپنے بیوی کے پاس پہنچوں۔ لیکن ایک کا داماد اور دوسرے کا بہنوئی کہتا ہے۔ کہ میرے خسر اور میرے سالے کو اس لئے دمشق اور لنڈن بھیج دیا گیا ہے۔ کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ کیا کوئی شخص بتا سکتا ہے کہ اس نے کوئی ایسا خاندان دیکھا ہے۔ قریباً پچیس ہزار روپیہ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا طاہر احمدؐ اور داؤد احمدؐ کی تعلیم اور سفر ولایت پر خرچ ہوا۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے محروم کرانے کے لئے ہمارے رشتہ داروں کو باہر بھیج دیا گیا ہے۔ اگر ان میں کوئی دیانت ہے۔ تو آپ ان رشتہ داروں سے اعلان کروائیں کہ کیا وہ خلافت کے متمنی ہیں۔ اگر ولی اللہ شاہ صاحب اور طاہر احمدؐ سے وہ یہ بات نہ کہلوا سکیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے اس وعید سے ڈریں جو کہ ایسی باتیں کرنے والوں کے متعلق ہے۔

طاہر احمدؐ کی تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس بارے میں تار بھی آ گئی ہے جس میں اس نے موجودہ فتنہ سے کامل برأت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ چنانچہ اس کی تار کے الفاظ یہ ہیں:-

L-T London
Khalifatul Messiah Rabwah

I assure you all my unstinting loyalty to you till death Inshaallah.

Tahirahmad

یعنی میں اپنی غیر متزلزل وفاداری کا تا دم مرگ آپ کو یقین دلاتا ہوں اور سید داؤد احمدؐ کی وفاداری کا خط بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

مرزا طاہر احمدؐ صاحب کا خط

اسی طرح ۶ر اگست کو طاہر احمدؐ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط لکھا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ طاہر احمد لکھتا ہے:-

میرے پیارے ابّا جان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پاکستان میں جو مولوی عبدالوہاب اور ان کے ساتھیوں نے فتنہ برپا کیا ہوا ہے اس سے بہت تشویش ہوئی۔ ہم سب دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پردازوں کا منہ کالا کرے۔ جیسا کہ ہمیشہ کرتا رہا ہے

دو تین ہفتے ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ربوہ میں پکی سڑک کی طرف سے داخل ہو رہا ہوں۔ سامنے عین ربوہ کے مرکز میں منارۃ المسیح نظر آتا ہے۔ جو نہایت اونچا اور شاندار ہے۔ اور مجھے یہ وہم بھی نہیں آتا۔ کہ یہ پہلے قادیان میں تھا۔ اچانک میری نظر محلہ دار الصدر شرقی کے کوارٹرز کے حصہ کی طرف پڑتی ہے۔ وہاں مجھے ایک نیا مکان نظر آتا ہے جس کی چھت پر ایک چھوٹا سا منارہ بنا ہوا ہے۔ جس کی شکل منارۃ المسیح کی سی ہے۔ اس کو دیکھ کر میری طبیعت میں سخت کراہت پیدا ہوتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس سے لوگوں کو دھوکا ہوگا۔ میں اس گھر کی طرف جا کر اس کے رہنے والوں سے بات کرتا ہوں۔ جو جہلم یا چکوال کی طرف کے مستری ٹائپ کے لوگ ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم نے تو محض سجاوٹ کے لئے بنایا ہے۔ دھوکا دہی یا فتنہ کی نیت سے نہیں۔ میں قریب سے جب اس منارہ کو دیکھتا ہوں۔ تو اصل منارہ پر جہاں منارۃ المسیح لکھا ہوا ہے۔ اس کی وہ جگہ خالی پڑی ہے اور اس پر مجھے یہ تو تسلی ہوتی ہے کہ احمدیوں کو دھوکا نہیں ہوگا۔ مگر پھر میں کہتا ہوں۔ کہ سڑک پر سے گزرنے والے ناواقف غیر احمدی دھوکے میں پڑ جائیں گے۔ باجی اور داؤد کو میں نے صبح اٹھتے ہی یہ خواب سنا دی تھی۔ اور ہم سب کا یہ خیال تھا کہ خدانخواستہ کوئی فتنہ اٹھنے والا ہے۔ والسلام مرزا طاہر احمدؐ

طاہر احمدؐ نے یہ خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نام لکھ کر فیضی کو جھوٹا کر دیا ہے۔ لیکن اس کے خسر سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی بھتیجی کے نام خط لکھا۔ براہ راست حضور کو نہیں لکھا۔ اور الفضل نے وہ خط چھاپ دیا۔ چونکہ ان کی بھتیجی (یعنی سیدہ مہر آپا صاحبہ) کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ کا کوئی افسر مقرر نہیں کیا اس لئے حضور نے فرمایا ہے کہ جب تک سید ولی اللہ شاہ صاحب کی برأت نہ پہنچے۔ ان کو بری نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے داماد اور بیٹی کو اطلاع نہیں دی۔ کہ میں منتیں کر کے جا رہا ہوں۔ مجھے نکالا نہیں جا رہا۔ کرایہ کے متعلق بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے جتنے خط ملے ہیں وہ بھی انہوں نے اپنی بھتیجی کو لکھے ہیں براہ راست نہیں لکھے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی بھتیجی کو خلیفہ سمجھتے ہیں

میں یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ فیضی اور اس کے دو بھائیوں کو مستثنیٰ کر کے اس کے دوسرے رشتہ دار بڑے نیک ہیں۔ چنانچہ اس کے والد بہت بزرگ آدمی تھے۔ اور اس کے بڑے بھائی شیخ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ہماری جماعت گجرات کے امیر ہیں۔ اور مخلص اور کارکن احمدی ہیں۔ اور اس کے بڑے بہنوئی راجہ علی محمدؐ صاحب بھی نہایت نیک آدمی ہیں۔ اور سلسلہ کے ناظر رہ چکے ہیں۔ گو وہ سادہ طبیعت بہت ہیں۔ حضور کو لکھتے رہتے ہیں۔ کہ میرا بیٹا بشیر علوی بالکل فتنہ میں شامل نہیں۔ حالانکہ لاہور کی جماعت جہاں وہ رہتا ہے۔ کثرت سے لکھتی رہتی ہے کہ وہ فتنہ میں شامل ہے گویا ان کے نزدیک ساری جماعت لاہور کے مقابلہ میں ان کا بیٹا سچا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے اس قسم کی غلط فہمی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

اب ہم ذیل میں مرزا منظور احمد صاحب کا وہ بیان جس کی سینیئر سب جج صاحب ایبٹ آباد نے تصدیق کی ہے۔ تفصیلاً درج کرتے ہیں۔

مرزا منظور احمدؐ صاحب ایم۔ ایس۔ سی کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Abbottabad
27-7-56

مکرم و محترم جناب ناظر صاحب امور عامہ۔ انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

آپ کے استفسار کے جواب میں آپ کو مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اطلاع بہم پہنچا رہا ہوں جو میں نے عتیق الرحمٰن صاحب فیضی سے مختلف ملاقاتوں سے سنیں (جن سے ملاقات میری بیوی کے ماموں ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے)

(۱) فیضی صاحب نے کئی دفعہ کہا کہ حضور کے لڑکوں نے بھی وقف کیا ہوا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی وقف کیا ہوا ہے۔ مگر جو سختی۔ بے انصافی۔ بے توجگی دوسرے لوگوں سے برتی جاتی ہے اور جو فرد جرم ان پر لگایا جاتا ہے۔ وہی فرد جرم حضور کے لڑکوں یا رشتہ داروں پر نہیں لگایا جاتا۔ مثلاً ان میں سے کوئی بھی تبلیغ کے قابل نہیں نہ علمی لحاظ سے اور نہ عملی لحاظ سے۔ مگر پھر بھی ان کو مخلص سے مخلص واقف زندگی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

(۲) ایک دفعہ رمضان (۱۹۵۵ء) کے اواخر میں گجرات گیا تھا۔ وہاں رمضان کے آخری دن مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم قرآن مجید کا درس ختم کر رہے تھے۔ فیضی صاحب بھی ان دنوں گجرات آئے ہوئے تھے۔ جب راجہ علی محمد کے ہاں سب طعام پر اکٹھے ہوئے۔ تو میں نے فیضی صاحب سے پوچھا کہ آپ درس پر کیوں نہیں آئے۔ اس پر فیضی نے کہا "دیکھے ہوئے ہیں درس دینے والے۔ یہ لوگ اوپر سے اور ہیں اور اندر سے اور ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں دراصل کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اور قرآن کریم کے درس سے روحانیت کا کوئی تعلق نہیں"

میں نے جواباً کہا کہ اگر قرآن سے روحانیت کا تعلق نہیں۔ تو Economics کی کتب سے ہے؟ (کیونکہ فیضی صاحب Economics کے ایم۔اے ہیں) پھر میں نے کہا۔ ہمارے موجودہ حضرت صاحب کی مثال لے لو۔ انہوں نے قرآن مجید کی ایسی ایسی حقیقتیں بیان کی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے کئی شبہات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ اور انسان روحانی فرحت اور رفعت محسوس کرتا ہے اور یہ کہ جس طریق سے انہوں نے قرآن مجید کی approach کی ہے اور کسی نے بھی نہیں کی ہے۔ اور اب تمام دنیا اور اہل علم ان کی تفسیروں سے علمی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس پر فیضی کہنے لگا۔ کہ اتنی موٹی موٹی تفسیریں کون پڑھتا ہے۔ اور پھر میری والدہ ان سے زیادہ نیک ہے۔ اور پھر قصے سنانے شروع کر دیئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی خواہ مخواہ طرف داری کرتے ہیں۔ واقفین کو انسان بھی نہیں سمجھتے۔ ان کے فلاں رشتہ دار نے اتنے روپے کھائے ہیں فلاں نے اتنے۔ مگر ان کے بدلہ میں جماعت کا سارا نظام اور قضاء معطل ہو جایا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی بات میں ان کے بھائی عطاء الرحمٰن صاحب بھی شامل ہو گئے۔ چنانچہ اس پر میری والدہ اور ان کی ترش کلامی ہوئی۔ اتنے میں راجہ صاحب بھی آ گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تمہاری ماں نیک ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ مگر آپ لوگ اسے حضرت صاحب کے مقابلہ پر کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور انہوں نے فیضی صاحب کو اور عطاء الرحمٰن کو خوب ڈانٹا۔

(۳) ایک موقعہ پر لاہور میں اغلباً ۱۹۵۵ء کے آغاز میں ایک ملاقات ہوئی۔ جس میں فیضی نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ ان دنوں ربوہ میں یعنی مرکز میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفہ ثالث بنائے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو Neglect کیا جا رہا ہے۔ اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان تمام اشخاص کو جو روک بن سکتے ہیں بکھیرا جا رہا ہے۔ مثلاً میاں طاہر احمد صاحب۔ میاں داؤد احمد صاحب (ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ) کو لنڈن بھیجا گیا ہے۔ اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کو اس بڑھاپے کی عمر میں دمشق بھیجا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ مندرجہ بالا باتیں عموماً فیضی صاحب کا موضوع سخن ہوا کرتی ہیں۔ اور میری ملاقات ان سے میری بیوی کے ماموں ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مگر میری اور ان کی ملاقات ہمیشہ hot discussion اور پھر جھگڑے میں ختم ہوا کرتی ہے۔ ان کی ان باتوں کی وجہ سے ان کے بڑے بھائی مکرم خادم صاحب۔ مکرم راجہ صاحب اور میری ساس یعنی بیگم راجہ صاحب پسند نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے فیضی صاحب خادم صاحب کے خلاف بھی باتیں کرتا رہتا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا منظور احمد ۲۷/۷/۵۶

Address Mirza Manzur Ahmad M.S.C.

Lecturer Govt. college Abbottabad
Attested Written in my presence
Abdullah Jan Mirza, Senior Sub Judge
Abbottabad
27-7-56

یہ تحریر میرے سامنے برکوٹی مکرم مرزا عبداللہ جان صاحب بوقت ساڑھے بارہ بجے لکھی گئی۔ خادم حسین ناظر امور عامہ 27/7/56

خاکسار عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے مولوی اجمیری صاحب کے خط کا جواب

(بقیہ صفحہ نمبر ۳)

نام نہیں لکھتے۔ معلوم ہوتا ہے ان اخباروں کی تاریں بھی کسی ایسے ہی خیالات والے ہاتھ میں ہیں۔ آپ خواہ کتنا ہی شور مچائیں جماعت کبھی کمیشن کے معاملہ میں آپ سے متفق نہیں ہو گی۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ خوارج نے بھی حضرت علیؓ کے سامنے کمیشن کا سوال پیش کیا تھا۔ اور بعد میں اسی بنا پر حضرت علیؓ سے بغاوت کی تھی۔ اگر آپ یہ باتیں بھول گئے ہوں۔ تو اسلامی تاریخ کے یہ اوراق پھر پڑھ لیں۔ اس کمیشن کے مقرر کرنے پر جو ان کی اپنی درخواست پر مقرر ہوا تھا انہوں نے حضرت علیؓ پر نعوذ باللہ کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اگر آپ کبھی اپنے دوست پیغامیوں کے پاس لاہور جائیں تو اُن کی لائبریری میں تاریخ طبری اور تاریخ ابن زبیر مل جائیں گی اس سے آپ کا حافظہ تیز ہو جائے گا۔ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھ پر کامل اعتماد رکھتی ہے۔ نہ وہ کسی حکومت کے حکم سے میری بیعت میں داخل ہوئی اور نہ اسے میری بیعت سے نکلنے سے میں روک سکتا ہوں۔ جب تک ان کا ایمان قائم ہے وہ میرے ساتھ رہے گی اور کسی مولوی یا اخبار کے کہنے پر کمیشن کا مطالبہ نہیں کرے گی۔ وہ جانتی ہے کہ اگر ہمیں خلیفہ پر اعتبار نہ رہا تو ہم اسے چھوڑ دیں گے پھر کمیشن کے مطالبہ کے معنے کیا ہوئے۔

مرزا محمود احمد ۸/۹/۵۶

مسجد مبارک اور دار المسیح کی غیر معمولی مرمت

گذشتہ سال کے سیلاب میں ہمارے حلقہ دار المسیح کے اکثر مکانوں کو شدید نقصان پہنچا تھا۔ جنکی تعمیر و مرمت سارا سال جاری رہی۔ اور ابھی اس مشکل پر پوری طرح قابو پایا بھی نہیں گیا تھا کہ حالیہ برسات کی غیر معمولی بارشوں سے مسجد مبارک اور دار المسیح کے دیگر متعدد مکانات کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور مسجد مبارک کی ایک دیوار اور کچی چھت کی گلی کی کچھ ڈاٹیں بالکل پھٹ گئی ہیں۔ اور ان درستی اور مرمت کا فوری طور پر انتظام کیا جانا ازبس ضروری ہے۔ اس غیر معمولی مرمت اور مکانات کی درستی و تعمیر کے اخراجات کے لئے جس قدر رقم گذشتہ سال کی تحریک پر وصول ہوئی اخراجات اس سے بہت زیادہ ہو چکے ہیں۔ اور ابھی مرمتوں کی تکمیل کے لئے مزید کئی ہزار روپوں کے خرچ کی ضرورت درپیش ہے۔

لہذا مخلصین جماعت کو دوبارہ تحریک کی جاتی ہے کہ جن دوستوں نے ابتک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور جو دوست پہلے حصہ لے چکے ہیں۔ وہ بھی شعائر اللہ اور مقدس مرکز کی مزید خدمت کے لئے قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو تمام احباب جماعت تک پہنچا کر نقد وصولی اور وعدوں کی اطلاعات مرکز میں بھجوائیں۔ چونکہ اخراجات فوری طور پر درپیش ہیں اسلئے احباب جماعت اور عہدہ داروں کو اس تحریک کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ والسلام

(ناظر بیت المال قادیان)

ریلیجس لیڈرز کی اشاعت سے پیدا شدہ حالات

اور

ایسے واقعات کے سدِّ باب کا بہترین حل

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بمبئی)

انہیں دنوں شری کے. ایم. منشی گورنر یو پی کی سرپرستی میں بھارتیہ ودیا بھون بمبئی سے ایک کتاب "ریلیجس لیڈرز" شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات نہایت غلط طریق، نامناسب رنگ اور غیر مہذب الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب جب مسلمانوں کی نظروں سے گذری تو ان کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگی۔ اور جا بجا مسلم سوسائیٹیوں کی طرف سے اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ جمعیۃ علما ہند اور دوسرے مسلم اداروں نے اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے۔ اور ملک کے سنجیدہ حکمران طبقہ سے اپیل کی کہ وہ جلد کوئی مناسب کارروائی کرے۔

مسٹر محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ مسلم لیگ مدراس نے ایک خط کے ذریعہ شری جواہر لال نہرو کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو انہوں نے بھی اس کتاب کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا۔ اور اس کے بعض حصہ کو سخت قابلِ اعتراض بتایا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ شری کے ایم منشی سے اس معاملہ کی تحقیق کریں گے۔

بھارتیہ ودیا بھون بمبئی ایک علم دوست ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد شری کے ایم منشی نے ڈالی تھی۔ اور آج بھی وہ اس کے جنرل ایڈیٹر ہیں یہ ادارہ بہت سے علمی ریسرچ کر کے علمی دنیا میں اپنا ایک بلند مقام حاصل کر چکا ہے۔

مسلمانوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ کتاب ایک ایسے ادارہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جو ہندوستانی علوم و کلچر کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیتا ہے تو انہیں اور بھی صدمہ ہوا۔ اور جب یہ بات منظرِ عام پر آئی کہ اس کا دیباچہ خود شری کے ایم منشی گورنر یو پی کا لکھا ہوا ہے تو ان کے مذہبی جذبات کو اور بھی ٹھیس لگی۔ اور متعدد مقامات سے اس کی اشاعت کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

شری کے ایم منشی گورنر یو پی نے اپنی جگہ پریس کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا۔ اور بھارتیہ ودیا بھون نے اس کی فروخت بند کر دینے کا اعلان کیا۔ مسلمانوں کا احتجاج جاری رہا ہر جگہ یہی مطالبہ کیا جاتا رہا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور متعلقہ ایسے افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے جو توہین رسول کر کے کروڑوں مسلمانوں کی دلآزاری کا موجب بنے ہیں۔ چنانچہ جہاں بہار اور مغربی بنگال گورنمنٹ کی طرف سے اس کتاب کو ضبط کئے جانے کا اعلان مسلمانوں کی تسلی کا باعث ہے وہاں یو پی گورنمنٹ کی طرف سے قانونی طور پر کتاب کے ضبط نہ کئے جا سکنے کو حیرت و استعجاب سے دیکھا گیا۔ حالانکہ تمام ہندوستانی سٹیٹ میں ایک ہی قانون جاری ہے۔ اگر اسی قانون سے حالات کے پیش نظر دیگر سٹیٹس میں یہ دلآزار کتاب ضبط ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یو پی کے قانون دانوں کو اس کی ضبطی کی معقول بنیاد نظر نہ آئے۔

الغرض یہ تو واقعات کا مختصر خاکہ ہے۔ لیکن جس طریق پر اب بعض اخبارات میں بعض مسلمانوں کے احتجاج و مظاہرہ پر تبصرہ کیا جاتا اور اس سلسلہ میں جو من گھڑت خبریں شائع کی جا رہی ہیں اور اس پر غیر ذمہ دارانہ آرٹیکل لکھے جا رہے ہیں۔ یہ طریق نہ صرف غیر دانشمندانہ ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کا کام دے کر نتیجتہً ملکی حالات کے بگاڑنے کا باعث بھی ہے۔ جو سخت افسوسناک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آجکل جس قسم کے مظاہرے ہوتے ہیں تو ان میں بعض نامناسب حرکات بھی ہوتی ہیں۔ ملک کے سنجیدہ طبقہ کو چاہیئے کہ وہ عوام کو ان حالات سے احتراز کرنے کی تلقین کریں۔ لیکن یہ کہنا درست نہ ہو گا۔ کہ ملک میں کچھ تخریب پسند عناصر ہیں جو مسلمانوں کو آلہ کار بناتے رہتے ہیں۔ اور کتاب مذکورہ کے خلاف احتجاج یا پروٹسٹ بھی اس کے نتیجہ میں ہوا۔ غالباً یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کے ملی و قومی مفاد کے موقعہ پر اس طرح کی باتیں کہہ کے معاملہ کی نزاکت کو سمجھنے نہیں دیتے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی چوٹ آئی ہے۔ اور وہ چیختے ہیں تو انہیں ڈرا دھمکا کر خاموش کر دیا جاتا ہے۔ انہیں ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مذہب کے معاملہ میں مسلمانوں کے احساسات کتنے نازک و تیز ثابت ہوئے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی محبت و عقیدت ہے۔ اس کی مثال دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ اس لئے یہ لوگ صحیح نتیجہ اخذ نہیں کرتے اور اس مظاہرہ کو بھی سیاسی ایجی ٹیشن پر قیاس کر لیتے ہیں۔

یہ ضرور ہے کہ آج مسلمان اسلامی طریق کار سے کچھ دور جا پڑے ہیں۔ اس لئے وہ بعض اوقات ایک اسلامی مطالبہ بھی غیر اسلامی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آج مسلمانوں کا مذہبی احساس اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ جب تک کوئی تخریب پسند عنصر اس کو اکسانے نہیں آتا وہ اپنے مذہب اور مذہبی پیشوا کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے بھی آواز بلند نہیں کرتا۔

شری کے ایم منشی اور بھارتی ودیا بھون کے اظہار معذرت کے بعد ہم بھی ان سے اب کوئی گلہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہمارے ملکی رہنماؤں کو اپنے ملک کا اخلاقی معیار اتنا بلند کر دینا چاہیئے کہ یہاں پھر کسی کو اس قسم کی تصنیف و اشاعت کا خیال تک نہ آسکے۔ اگر آج ہمارا معیار اتنا بلند ہو جائے تو ہم کو وہ سارے فوائد حاصل ہو جائیں گے جن کو حاصل کرنے کے لئے آج ہم بے تاب ہیں

بھارت کی پالیسی

مرکزی گورنمنٹ نے بھارت کو دنیا میں سربلند کرنے کے لئے کچھ اصول وضع کئے ہیں اور ہر بھارت واسی کو ایک ذمہ دار شہری و ملکی ہونے کی حیثیت سے اپنی مدوجہد کو انہی اصول کا تابع کرنا چاہیئے۔

ہماری حکومت کا سب سے بڑا طرۂ امتیاز سیکولر سٹیٹ ہونا ہے۔ اگر آج ہم بھارت واسی صحیح معنوں میں اپنے ملک کو سیکولر بنا لیں اور آئین میں ہر قوم کے مذہب و کلچر کی حفاظت کا جو وعدہ کیا گیا ہے اسے عملاً پورا کر دیں تو آج ہی دنیا میں ہندوستان کا مقام سب سے بلند ہو سکتا ہے۔

ہماری حکومت کی دوسری پالیسی یہ ہے کہ وہ اسلامی حکومتوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرے۔ انڈونیشیا سے لیکر مشرق وسطیٰ و مصر تک کے سارے اسلامی ممالک سے تعلقات قائم ہیں۔ سلطان ابن سعود خیر سگالی کا مشن لے کر ہندوستان آ چکے ہیں۔ اور اب وزیر اعظم شری جواہر لال نہرو جدہ جانیوالے ہیں۔ تو کیا ایسے وقت ایسی کتاب کی اشاعت ملک کے ساتھ غداری و دشمنی نہ ہو گی؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب مشرق وسطیٰ یا انڈونیشیا و مصر کے مسلمانوں کو یہ خبر ہو گی کہ بھارت میں ایسی ایسی باتیں فروغ پاتی ہیں تو ہندوستان کے وقار کو صدمہ نہ پہنچے گا؟ اس لئے بہ ظاہر ہے کہ آج جو ایسی کتابیں شائع کرتا ہے یا دیں زبان سے ان کی اشاعت کی تائید کرتا ہے وہ ملک کا دشمن ہے۔

اس لئے تمام ہندوستانیوں کو عزم کر لینا چاہیئے کہ آئندہ وہ کبھی اپنے ملک میں اس قسم کی کتابوں کی اشاعت نہ ہونے دیں گے۔ اور ملک کے ہر سنجیدہ اشخاص کو چاہیئے کہ وہ ہر مذہب کے پیشوا کی عزت و حرمت قائم کرنے کی جدوجہد میں لگ جائیں۔

بمبئی جہاں سے کتاب مذکورہ شائع ہوئی ہے یا اس سے پہلے فلم انڈیا میں ایسی ہی قابلِ اعتراض باتیں شائع ہو چکی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسی بمبئی میں ایسے بزرگ و سنجیدہ اشخاص بھی ہیں جو تمام پیشوایانِ مذاہب کو عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ جیسے ممبران سوسائٹی آف دی سرونٹس آف گاڈ۔ اس کے صدر دین شاہ مہتا ہیں اور درگا پرشاد برلا جیسی عظیم شخصیتیں اس کے ممبر ہیں۔ یہ سوسائٹی ہمیشہ جملہ پیشوایانِ مذاہب کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیمات کی اشاعت بھی کرتی رہتی ہے۔ اس سوسائٹی میں ہم مولانا شوکت علی کو ان T U P O کے پریذیڈنٹ سادھو سماج کی جو تقریر ہوئی اس میں بھی جا بجا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پریم و محبت کا اظہار کیا گیا۔ اور انہیں رسولِ خدا تسلیم کیا گیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں جتنی مذہبی و غیر مذہبی جماعتیں ہیں سب کے لیڈر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کا اظہار کر چکے ہیں ہندو۔ بودھ۔ عیسائی۔ سکھ غرض ہر قوم میں ایسے اکابر کی ایک فہرست ملتی ہے۔ جنہوں نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جب مطالعہ کیا تو بے اختیار ان سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ اور انہیں انسانیت اخلاق اور روحانیت کا پیغمبر قرار دیا۔

اس لئے آج ہم اپنے تمام غیر مسلم بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ مہاتما گاندھی جی کی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ کریں یہ بڑی بے انصافی ہو گی کہ کسی آریہ یا یورپین کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے۔ آج ان لوگوں کی اسلام دشمنی طشت از بام ہو چکی ہے اور اب یقیناً ہم ہندوستانیوں کو شعور اتنا پختہ ہو جانا چاہیئے کہ کبھی ایسے دشمن انسانیت کی غلط بیانیوں میں آ کر کسی کی دلآزاری کے موجب نہ بنیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب آف بنگلور)

نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی طرف سے گزشتہ ماہ جولائی میں انعامی تحریری مقابلہ رکھا گیا تھا۔ مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نے اس مقابلہ میں اول درجہ حاصل کیا ان کا لکھا ہوا مضمون بعنوان بالا افادہ احباب کی خاطر ذیل میں قسط وار شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ؕ

یعنی اس سے قبل اکثریت بہت گمراہ ہو گئی تھی۔ اور ہم نے اُن میں اپنے ڈرانیوالے (نبی) بھیجے تھے۔ گویا سنتِ الٰہی یہ ہے کہ جب اکثریت گمراہ ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اپنی قدیم سنت کے ماتحت اپنے انبیاء کو اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔

آج سے ساٹھ سال قبل جبکہ روحانی تاریکی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ انسان اپنی نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہو کر اپنی تمامتر قوتوں کے ساتھ دنیا کی طرف جھک گیا اس کے حسن اور عارضی زندگیوں کی دلفریبیوں میں ایسے مست و بیخود ہو گیا کہ وہ اپنی پیدائش کی غرض کو ہی بھول بیٹھا۔ دوسری جانب بحرِ کفر و عصیاں میں ایک تلاطم برپا ہو گیا۔ اس کی ہلاکت ناموجیں ایک دوسرے سے ٹکرا ٹکرا کر سر بلند ہوتی اور بڑھتی چلی جا رہی تھیں جو بھی اسکی راہ میں آتا خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جا رہی تھیں۔ دنیا شبِ تار کی ظلمتوں میں ڈھکی ہوئی تھی۔ تباہی و بربادی ہر طرح سے اہلِ دنیا پر اپنا سکہ جمائے ہوئے تھی۔ امن و امان کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ ہر طرف آگ ہی آگ تھی جس میں ساری کائنات جھلسی جا رہی تھی۔ گویا تیرہ سو سال بعد پھر ایک مرتبہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر گیا۔

یہ وہ پُر آشوب زمانہ ہے جس سے ہر نبی نے اپنی اُمت کو ڈرایا تھا کہ اس میں شیطان اپنی پوری قوتوں سے انسان پر حملہ آور ہوگا۔ مگر جہاں انبیاءِ کرام نے شیطان کے حملے سے ڈرایا تھا۔ وہاں ساتھ ہی ایک عظیم الشان مصلح کی بھی خوشخبری دی تھی کہ وہ اس مردود کا کامیاب مقابلہ کر کے اُس پر غلبہ حاصل کرے گا۔

تاریک دنوں میں امید کی کرن

جب وہ ہولناک تاریکی جس میں شیطان انسان پر حملہ آور ہونے والا تھا ساری دنیا پر چھا گئی۔ اقوام عالم غفلت و عصیان کے بے پناہ سیلاب میں بہے جا رہی تھیں۔ ہر ایک قوم اپنی ڈوبتی ہوئی کشتی کو اس سیلاب سے نکالنے کے لئے کسی ناخدا کے انتظار میں بے قرار نظر آ رہی تھی۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی اور یہودی سب کے سب ایک ہادی و راہنما کے لئے چشم براہ تھے تا وہ آن کر ان مصائب سے نجات دلائے۔

بارانِ رحمت کا نزول

آخر ان مصیبت زدہ لوگوں کی آہ و زاریاں رنگ لائیں۔ اللہ تعالےٰ جو کہ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان اور اپنے قہر و غضب میں دھیما ہے اُس نے اپنی سنتِ قدیمہ کے مطابق پھر ایک مرتبہ اُن گھٹا ٹوپ گھٹاؤں سے شمسِ نبوت طلوع فرمایا۔ تاریکیاں کافور ہونے لگیں۔ دنیا کا ذرہ ذرہ جگمگا اُٹھا۔ بارانِ رحمت کا نزول ہوا۔ سوکھ رہی کھیتیاں لہلہانے لگیں۔ دنیا میں پھر ایک بار مسرت و شادمانی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ پچھلی تباہی و بربادی کے کھنڈرات پر حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے نئے آسمان و نئی زمین کی بنیادیں رکھ دیں۔

موجودہ زمانہ کا مصلح اور اُسکی آمد کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام امن کا شہزادہ بن کر اہلِ دنیا کے لئے امن کا روح افزا پیغام لے کر عین اُس نازک دور میں تشریف لائے جن کی پیشگوئیاں قرآن مجید احادیث نبوی اور دیگر صحیفوں میں سینکڑوں ہزاروں سال پہلے سے موجود ہیں۔ آپ اپنی آمد کی غرض بتلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے۔ اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں، اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں، اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ اُن کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں، اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے، اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (دیکھو لیکچر اسلام صفحہ ۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے، اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

گویا آپ کی آمد کی اصل غرض اللہ تعالےٰ اور اُس کی مخلوق کے درمیان صلح کرانا۔ اقوامِ عالم کے درمیان امن و صلح کو دوبارہ قائم کرنا اسلام کو بیجا غلطیوں سے پاک کر کے اس کا اصلی چہرہ مخلوق کو دکھلانا اور اس کی پاکیزہ تعلیم جو سراسر روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے پیش کر کے دنیا کی سعید روحوں میں ایمانی روح کو قائم کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین دلانا

اس کے علاوہ آپ کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر لوگوں کے دلوں میں کامل یقین پیدا کرنا تھا۔ جیسے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا در حقیقت موجود ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے ...... اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اُس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے، تو وہ یقین ضرور اُسے گناہ سے بچالے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اُسے یقین نہیں کیا خدا پر یقین لانا اُس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے؟ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے ...... اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل ہو کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں، تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو، اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو، جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے، اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے؟ اس کا جواب کوئی مجھ سے سُنے یا نہ سُنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔"
(نزول المسیح صفحہ ۹۵ تا صفحہ ۹۷)

پس آپ دنیا کو اللہ تعالےٰ کی ذات پر یقین کی نورانی قوت دینے کے لئے تشریف لائے اور ایک چھوٹی سی جماعت کی بنیاد ڈالی اور اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا اور ایک کامیاب جرنیل کی طرح دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالےٰ کا ہم پر یہ فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اس مقدس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کے مشن کی ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کام جس کے لئے آپ مامور کئے گئے تھے آپکی وفات کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالےٰ نے پھر ایک بار ہمیں اپنے فضل و کرم سے نوازتے ہوئے اس کام کو جاری رکھنے کے لئے کاروانِ احمدیت کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؑ جو خدا کی قدرت، رحمت، قربت اور اُس کے فضل و احسان کا نشان ہے نور اللہ ہے، جو صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہے۔ جو مسیحِ نفس اور کلمۃ اللہ ہے۔ جو سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہے۔ جسکا سینہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے اور جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا آسمانی نور ہے اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہے جیسا سالار کارواں عطا فرمایا۔

بشکریہ حضرت مسیح موعود نمبر (باقی صفحہ ۹ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص و عقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے ہندوستانی احباب جماعت کا شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

(۷)

شوپیاں (کشمیر)

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء ممبران انجمن احمدیہ حلقہ شوپیاں کا ایک اجلاس زیر صدارت ماسٹر غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت نے متفقہ طور پر منافقین کے موجودہ فتنہ سے شدید نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل قراردادیں پاس کیں:-

(۱) یہ اجلاس منافقین اور منکرین خلافت سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے۔ ان تمام بدنصیبوں اور بے ایمانوں سے جو کسی نہ کسی رنگ میں خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں۔ شدید غم و غصہ سے بھرے ہوئے الفاظ میں سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کر رہا ہے۔ اور اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت مصلح موعود و امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی کامل وفاداری اور خلافت حقہ موعودہ سے کامل وابستگی کا عہد کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پرنور کو صحت و سلامتی اور عمر درازی عطا فرماتے ہوئے۔ اس ناپاک فتنہ کو کچلنے کی پوری پوری تائید اور نصرت عطا فرمائے۔

(۲) ہر ممبران انجمن احمدیہ حلقہ شوپیاں متفقہ طور پر اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور کی خلافت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔ اور اسلام جو تمام مخلوق کے لئے سلامتی اور امن کا پیغام لایا ہے۔ حضور کی رہبری سے اکناف عالم میں سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔

(۳) ہمیں کامل یقین اور ایمان ہے کہ حضور پرنور خدائی الہام اور ہدایات کے تحت جماعت احمدیہ اسلام کی رہبری فرما رہے ہیں اور جماعت کے خلاف پیدا شدہ ہر بڑے سے بڑے فتنہ کو حضور نے خدائی ارشادات کے تحت ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

(۴) ہمیں کامل یقین اور ایمان ہے۔ کہ جماعت میں سے جن لوگوں نے موجودہ فتنہ برپا کیا ہے انہوں نے ہرگز احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو نہیں سمجھا ہے۔ اور نہ انہیں اپنے خالق مالک پر صحیح معنوں میں ایمان ہے۔ اور نہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مکمل ایمان ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور دیگر بزرگان و صلحائے امت کی پیشگوئیاں حضرت مصلح موعود اور پسر موعود کی ذات گرامی کے متعلق صاف صاف اور واضح ہیں اور حضور پرنور کا کام بھی عین مطابق پیشگوئیوں کے صاف اور واضح ہے جن کا دشمنانِ احمدیت بھی حیرت سے معترف ہیں۔

(۵) یہ اجلاس حضور پرنور کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ ہم ممبران جماعت احمدیہ شوپیاں اگر سلسلہ کے کسی بزرگ یا عالم یا کسی بزرگ کے بیٹے کی دل میں محبت یا عزت رکھتے ہیں۔ تو وہ بخدا صرف اور صرف اس وجہ سے کہ یہ لوگ آنحضور کے خادم اور غلام ہیں۔ اور آنحضور سے وابستہ ہیں۔ متذکرہ حضرات میں سے جو شخص بھی آنحضور پر الزام تراشی کر کے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ ایسے اشخاص سے ہمیں کوئی تعلق نہیں رہتا اور نہ رہے گا۔ بلکہ ہمیں ایسا محسوس ہو گا۔ کہ گویا ہم اُسے جانتے ہی نہیں ہیں۔

(۶) ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جو حضور سے تعلق کو جوڑے رکھتا ہے۔ وہ ہمارا ہے اور ہم اُس کے۔ جو حضور سے تعلق کو توڑتا ہے وہ خشک ٹہنی کی مانند ہے۔ جو کہ جلانے کے کام آتی ہے۔ خواہ وہ شخص جماعت کے کسی بادشاہ یا ولی یا نبی یا کسی خلیفہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

(۷) ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ حلقہ شوپیاں کامل ایمان اور یقین رکھتے ہیں کہ آنحضور کی مساعی جمیلہ جو اسلام کی اشاعت کے لئے بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ وہ بے مثال ہیں اور ہمیں اس میں خدائی تائیدات اور نصرت کے ایسے عجیب عجیب کرشمے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ اس لئے ہم مکرر اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ حضور کی قیادت اسلام اور تمام جماعت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اور ہمیں حضور پر خلیفہ برحق اور پسر موعود اور مصلح موعود ہونے کا بفضل تعالیٰ مکمل ایمان اور اعتقاد ہے۔ اور ہر شر پسند افراد یا گروہ کی مذموم اور ناپاک حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں:

ہم ہیں آنحضور کے ادنیٰ ترین کفش بردار (نیچے ۱۴ افراد جماعت کے دستخط ہیں۔)

کرڈاپلی (اڑیسہ)

ہم احمدیان کرڈاپلی صوبہ اڑیسہ خبیث اللہ رکھا اور دیگر منافقین کی ریشہ دوانیوں سے جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف جاری کر رکھی ہیں دلی بیزاری اور نہایت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مدینہ مدینہ والا معاہدہ کر رہے ہیں۔ حضور ہم آنحضرت صلعم کی صحابہؓ کی طرح ہر رنگ میں خدمت کریں گے

خاکسار قمر علی صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی صوبہ اڑیسہ

جماعت احمدیہ شورت کنہ پورہ کولگام

جماعت احمدیہ شورت وکنہ پورہ کولگام کشمیر کے تمام احباب منافقین کے موجودہ فتنہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جماعت کے سب احباب اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ خلافت وہ نعمت عظمیٰ ہے۔ جس کے بغیر اسلام کی اشاعت دنیا میں ناممکن ہے۔ جماعت احمدیہ کبھی بھی ان اسلام دشمن انسانوں کے پروپیگنڈا سے متاثر نہیں ہو سکتی جو خلافت جیسی نعمت کے خلاف ہوں اور منافقانہ باتوں سے اسلام اور احمدیت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہوں۔ حضور کے زمانہ خلافت میں جو ترقی اسلام اور احمدیت کو خدا کے فضل و کرم سے ہوئی وہ ایک سخت دل کو بھی متاثر کرنے والی ہے۔ چہ جائیکہ اس میں کوئی اعتراض کی گنجائش ہو۔

(نیچے ۱۳ ممبران جماعت کے دستخط ہیں)

مغلانوالی تحصیل [illegible] پور

خاکسار نے بہت [illegible] ایک دیہات میں رہتا [illegible] یہاں کوئی اخبار نہیں آتا۔ مولوی شیخ خورشید احمد صاحب کے ذریعہ علم ہوا کہ اللہ رکھا اور اسکے کچھ ساتھی حضور ایدہ اللہ خلافت کیساتھ مخالفت رکھتے ہیں۔ [illegible] ہیں جو کہ اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا ایمان و یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا برحق خلیفہ بنایا ہے حضور کی ذات میں مصلح الموعود کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ انشاء اللہ سلسلہ حقہ احمدیہ اور آپکے بدخواہوں کو ناکام و ذلیل کریگا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ انشاء اللہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حضور کی ذات اور خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا انجام احمدیت پر ہو۔ آمین

والسلام خاکسار حشمت علی خاں بقلم خود موضع اناحدہ ڈاکخانہ بڑاگاؤں تحصیل پورنپور ضلع شاہجہانپور یوپی ۹/۲۲

خاکسار زاہد علی خاں بقلم خود موضع بیرہ پور۔ ڈاکخانہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری یوپی ۹/۸

لجنہ اماء اللہ سونگھرہ

ہم مندرجہ ذیل ممبران لجنہ اماء اللہ سونگھرہ علاقہ حضور کی خدمت اقدس میں مدینہ والا معاہدہ پیش کرتے ہوئے درخواست کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس معاہدہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ رکھے (آمین)

ہم ہیں حضور کی لونڈیاں ممبرات لجنہ اماء اللہ سونگھرہ علاقہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

(نیچے ۷ ممبرات کے دستخط ہیں)

ہماری ذمہ داریاں

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

السلام کے مبارک عہد میں بھی آپ کی جماعت پر ذمہ داریاں تھیں مگر وہ اتنی زیادہ نہ تھیں کیونکہ اُس وقت تو کئی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات سے پوری ہو گئیں اور جو باقی پیشگوئیاں تھیں جن میں ساری دنیا میں اسلام کے پھیلائے جانے کی خوشخبریاں تھیں وہ صرف حضرت مصلح موعود کے دامن سے وابستہ تھیں اور وہ بعد میں پوری ہونی تھیں۔ پس اس لحاظ سے آج جماعت احمدیہ پر عموماً مجلس خدام الاحمدیہ پر خصوصاً ذمہ داریاں اتنی بڑھ گئی ہیں جن کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی جماعت پر اپنے انعامات اور فضلوں کے دروازے کھولنا چاہتا ہے۔ تو پھر اُس جماعت کو ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے جس میں پہلے سے زیادہ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ گویا ایک مہم کے بعد دوسری دوسری کے بعد تیسری مہم سر کرنے کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اُس وقت چلتا چلا جاتا ہے جب تک کہ مکمل فتح نہ ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کی بوجہ بخار حالت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور وہ بے حد کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

اقبال احمد جالندھری دفتر حفاظت مرکز ربوہ

اعلان نکاح عزیزہ عقیلہ بیگم بنت فاتح محمد صاحب آف جماعت احمدیہ کرڈاپلی کا نکاح فکر کے لڑکے عزیزم میاں عبداللہ خاں سے ایک ہزار پچاس روپے مہر پر مکرمی مولوی سید خلیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت ثابت کرے۔ آمین۔ خاکسار شریف احمد امینی [illegible]

ایک غیر مسلم پروفیسر کا اسلام پر تبصرہ بقیہ صفحہ ۱

سرپا دشنام وغیرہ بھی رہ گئے فلسطین جو رستے میں ہے وہاں اس زمانہ میں عیسائی اور یہودی رہا کرتے تھے حضرت محمدؐ کی عمر اس وقت بہت چھوٹی تھی اور یہ خیال کہ انہوں نے یہودیوں اور عیسائیوں سے کچھ سیکھا تھا درست نہیں معلوم رہے کہ حضرت محمدؐ بالکل لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ ان کا علم لدنی تھا یعنی خدا کی طرف سے تھا۔ یاد رہے کہ اس وقت عربوں اور یہودیوں اور عیسائیوں میں کوئی راہ و رسم بھی نہ تھی۔

حضرت محمدؐ بھی حضرت موسیٰؑ کی طرح ایک اول میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور پھر اونٹ چراتے رہے۔ آپ شروع سے ہی پاکباز اور سلیم الطبع واقع ہوئے تھے چنانچہ عام لوگ انہیں الامین کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک عرب خاتون نے جس کا نام خدیجہؓ تھا انہیں تجارتی کام کرنے کے لئے ملازم رکھ لیا۔ اور قافلوں کے ساتھ انہیں دور دراز ممالک میں جانا پڑا۔ یہ کام انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا اور آخر حضرت محمدؐ کی شادی اس خاتون سے ہو گئی۔ اس وقت حضرت محمدؐ کی عمر ۲۵ برس کی تھی۔ اور بیوی کی عمر چالیس سال کی تھی محمدؐ صاحب چونکہ ذہین رسا رکھتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی حالت بہت خراب ہے۔ اور وہ خدا پرست نہیں رہے بلکہ تثلیث وغیرہ کی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس شرک سے وہ لوگوں کو رہائی دلانا چاہتے تھے۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو الہام ہونے لگا اور آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور لوگوں کے لئے ہدایت کا راستہ کھولا۔ آپ نے اپنے مقصد اور مقام کو پہلے پہل اپنی بیوی خدیجہؓ پر ظاہر کیا اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں۔ اور خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ خدیجہؓ ایمان لے آئیں پھر حضرت علیؓ جو آپ کے بھتیجے تھے وہ ایمان لے آئے اور پھر حضرت ابوبکرؓ جو آپ کے دوست تھے وہ ایمان لے آئے۔ ایک حبشی جو ایبے سینیا کا رہنے والا تھا۔ اور جس کا نام بلال تھا وہ بھی ایمان سے فائز ہوا۔ چنانچہ حضرت محمدؐ نے اسے مؤذن مقرر فرمایا یعنی اس کا منصب اذان دینا یعنی مومنین کو نماز کے لئے بلانے کا تھا۔ مگر جب یہ اتفاقہ سے پتہ ہے لوگ مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور چند قبائل بھی بگڑ گئے۔ بیچارے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اپنی جان بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ گئے اور بہت سے ایبے سینیا چلے گئے۔ کیونکہ حبشہ کا بادشاہ خود حضرت محمدؐ پر ایمان لے آیا تھا۔ آہستہ آہستہ مومنوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے چچا حمزہؓ جو بڑے بہادر شخص تھے وہ بھی ایمان لے آئے۔

اور ایک شخص عمرؓ جو بھی ایمان سے فائز ہوئے جو آخر خلیفہ بنے۔ ابھی مومنین کی تعداد کوئی چالیس کے قریب ہو گی کہ مکہ معظمہ کے قبائل مخالفت پر ٹوٹ پڑے۔ مومنین کو پھر دوبارہ ہجرت کرنی پڑی۔ مگر چونکہ تائید الٰہی حضرت محمدؐ کے ساتھ تھی بنی ہاشم کا قبیلہ محمدؐ صاحب کا معاون اور مددگار بن گیا۔

مکہ سے حضرت محمدؐ طائف جو وہاں سے ساٹھ یا ستر میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقع ہے زید کو ساتھ لے کر چلے گئے اور وہاں سے نخلہ پہنچے۔ اور پھر واپس مکہ تشریف لائے اتنے میں ان کا پیغام مدینہ جا پہنچا۔ اور وہاں لوگ جوق در جوق ایمان لائے۔ یہ شہر مکہ سے ۲۸۰ میل کے فاصلہ پر شمال کی طرف واقع ہے اور چونکہ مومنین کی تعداد کافی تھی۔ آخر حضرت محمدؐ صاحب اور حضرت علیؓ اور خلیفہ ابوبکرؓ سب کے سب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ چلے گئے یہ ہجرت سنہ ۶۲۲ء اور اسلامی تقویم اس سال سے شروع ہوتی ہے یعنی سنہ ہجری کا تب سے آغاز ہے مدینہ کے لوگوں نے حضرت محمدؐ کا بڑی اچھی طرح سے استقبال کیا اور آپ دس سال تک وہاں مقیم رہے۔ چنانچہ اس شہر میں آپ نے اپنے رہنے کے لئے مکان اور ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔ اور آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے اسی شہر میں ہوئی جو لوگ مکہ سے مدینہ گئے انہیں مہاجرین کہا جاتا ہے۔ اور مدینہ کے جن لوگوں نے مشکل کے وقت حضرت محمدؐ کا ساتھ دیا۔ وہ انصار کہلاتے ہیں۔ سنہ ۲ ہجری میں حضرت محمدؐ نے قبلہ بیت المقدس سے مکہ کی طرف تبدیل کیا اور جمعہ کو سبت کا دن قرار دیا۔ اہل اسلام کو حکم دیا کہ وہ پانچ وقت دن میں مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں ماہ رمضان میں تیس دن تک روزہ رکھیں اور اپنی کمائی میں سے غریبوں اور یتیموں اور ناداروں کے لئے زکوٰۃ یعنی خیرات دیں۔ ختنہ کی رسم جو یہودیوں میں جاری تھی اہل اسلام میں ابھی تک جاری ہے۔ مسلمانوں میں دو بڑی عیدیں ہیں۔ ایک تو تیس روزوں کے بعد جو عید الفطر کہلاتی ہے اور دوسری عید الضحیٰ (عید الاضحی قاتل) جو حج والے دن کے بعد منائی جاتی ہے دوسری عید والے دن مسلمان قربانی کی رسم ادا کرتے ہیں۔

. . . .

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے عرب جیسے وحشی ملک میں قبائل کو توحید سکھلانا اور ان کو زندگی سے بچا کر انسان بنانا معمولی کام نہ تھا۔ یہ وہ کام ہے جو ایک پیغمبر جو خدائی طاقت سے مامور من اللہ ہو وہی کر سکتا ہے

آپ غور فرمائیے کہ محمدؐ کی وفات کے بعد یہ پیغام تھوڑے سے عرصہ میں کہاں سے کہاں پھیلا کہاں فلسطین اور شہر بادشاہ اور کہاں شمالی افریقہ اور کہاں ترکی اور سپین اور کہاں ہندوستان اور چین دنیا کی آبادی کا بڑا حصہ اس وقت اسلام کے پیغمبر کو ماننے والا ہے۔ کاش کہ پروفیسر صاحب اسلام کے بانی دفعہ ان کو دیکھنے کی کوشش کرتے جو اسے دیگر تمام ادیان، علی اور افضل ثابت کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی

ایک غیر مطبوعہ تاریخی تحریر

بنگلور (علاقہ میسور) کے ایک مخالف احمدیت نے ایک رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف لکھا اس کا ایک جواب بنگلور کے قدیم مخلص احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی منشی محمد عبد الحق صاحبؓ مہتمم مطبع حقانی لشکر بنگلور نے "تازیانہ حق برگشت جاہل مطلق" کتاب کے ذریعہ سے شائع کیا۔ جس پر اس مخالف کو آگ لگ گئی۔ اس نے ایک دعویٰ فوجداری "ازالہ حیثیت عرفی" کا بخلاف منشی محمدؐ عبد الحق صاحبؓ عدالت فوجداری بنگلور میں دائر کیا۔ اور یہ عذر کیا کہ میں نے رسالہ مرزا صاحب کے خلاف لکھا تھا۔ اس شخص (منشی صاحب) کو کیا حق تھا کہ یہ مجھے مخاطب کرتے اور رسالہ لکھتے اس پر عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے شہادۃً کسی ایسی تحریر پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ جس میں حضور مجاز کر دانتے کہ میرا مرید مجاز ہے کہ میرے خلاف شائع ہونے والی کتاب کا جواب دے۔ اس پر حضور نے یہ تحریر منشی صاحبؓ کو بھجوائی جو بنگلور کی عدالت میں پیش کی گئی اور پھر مقدمہ خارج ہو گیا۔

یہ ایک تاریخی تحریر ہے۔ جو غیر مطبوعہ تھی۔ اب بغرض ریکارڈ وافادہ احباب اسے شائع کیا جاتا ہے۔ اصل تحریر مکرمی غلام قادر صاحب شرق اگریجی مرچنٹ سکندر آباد دکن کے پاس محفوظ ہے۔

(طالب دعا محمد اسمٰعیل فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی نقل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزی منشی محمد عبد الحق مہتمم مطبع حقانی لشکر بنگلور میرے مریدوں میں سے ہیں اور قریب چھ ماہ کے ہوا کہ وہ بنگلور سے آکر دو ماہ تک میرے پاس رہے۔ وہ مجھ سے دلی محبت اور اعتقاد رکھتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ مرشد اور مرید کا علاقہ باپ اور بیٹے کے علاقہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس لئے انسان بسا اوقات اس علاقہ کے لئے اسباب اموال اور بھائی کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ سو عزیزی منشی محمدؐ عبد الحق جو میرا مرید اور میری محبت میں محو ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ایسی کتاب کو دیکھ کر جس میں خلاف واقعہ میری تحقیر کی گئی تھی اور دلآزار اور بدگوئی کے لفظ لکھے گئے تھے منشی عبد الحق کو بہت رنج پہونچا ہوگا یہ ان کا حلم قابل تعریف ہے جو اس رنج کو انہوں نے دبا دیا اور صرف وہ جواب دیا جو ان کا حق تھا عبد الحق کو اپنی محبت اور اعتقاد کی وجہ سے اختیار ہے کہ وہ میرے پر حملہ کرنے والا کا جواب دیں کیونکہ وہ میرے مرید ہو کر مجھ میں سے ہیں اور ان کی غیرت یہاں تک ان کو مجبور کرے گی۔ کہ وہ ایک ظالم رد کی افترا پر چپ نہ رہ سکیں۔ ہر ایک صاحب غیرت اس جوش کی کیفیت کو خوب جانتا ہے جو اپنے باپ کی تحقیر کے وقت اور سب سے زیادہ اپنے مرشد کی تحقیر کے وقت بے اختیاری ہو جاتا ہے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ میرے مرید اور بیعت کنندگان ناجائز حملوں سے ہمیشہ اپنے تئیں بچائیں گے۔ فقط

الراقم مرزا غلام احمدؐ بقلم خود

۹ر جون سنہ ۱۸۹۶ء

نقل مطابق اصل ہے۔

محمد اسمٰعیل وکیل یادگیری

درخواستہائے دعا

ہم میاں بیوی اور تین بچے اور ایک مبلغ اور ایک افریقن طالب علم جو ربوہ تعلیم کیلئے آ رہا ہے ۱۹ر اکتوبر کو یہاں سے ایک جہاز کے ذریعہ لندن کے رستہ ربوہ اور قادیان پہنچنے کا عزم کئے ہوئے ہیں قارئین کرام اخبار بدر سے دلی استدعا ہے کہ وہ ازراہ کرم ہماری خیریت سے مراجعت کیلئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

تابعدار محمد ابراہیم خلیل مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ

۲- خاکسار کے والد محترم کو گر کر پاؤں میں شدید ضرب آئی تھی علاج پر قدرے افاقہ ہو گیا تھا کہ دوبارہ ورم عود کر آیا۔ ہے ڈاکٹر نے معتہ ہو ایکسرے لیا تھا پیر درج کے ۔۔۔ اور ان میں ماؤف ہے۔ پرچی کاری فرمائی ہے سے زخیش ہیں نیز والدہ محترمہ نیز متعدد امراض میں مبتلا ہو کر بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اصل مرض میں باوجود خاطرخواہ علاج کے چنداں فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ والدین کی شفا کاملہ و صحت کے لئے احباب کرام درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار عبد القیوم الصماسلکی مال مفوضیتر

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری بہ تفصیل ذیل دی جاتی ہے اللہ تعالےٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ یہ منظوری ۳۰ ۴/۵۹ تک ہے۔ سوائے اسکے کہ مشروط منظوری کی وضاحت ہو۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور۔ بہار

صدر و سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مختار
سیکرٹری مال۔ منصور علی صاحب۔
" تعلیم۔ سید صدر الدین صاحب
" سیکرٹری امور خارجہ۔ عبد القیوم صاحب
" امور عامہ۔ مولوی ابو القاسم صاحب
پتہ۔ محلہ برہ پورہ بھاگلپور۔ بہار
بقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کے لئے ہے۔

جماعت احمدیہ پٹنہ۔ بہار

صدر و سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی محمد نور صاحب
محلہ درگاہ۔ پوسٹ مہندرو پٹنہ ۶
سیکرٹری امور عامہ۔ مال و تحریک جدید } سید لئیق احمد صاحب معرفت صدر صاحب پتہ ۶
" تعلیم۔ سید فاروق احمد صاحب " "
نائب سیکرٹری تبلیغ و محصل۔ سید عبد الحی صاحب " "

پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ

پراونشل امیر۔ مولوی سید محمد احمد صاحب سلمس دلائی پاراسمبل پور۔ اڑیسہ
نائب " " مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب بی۔ اے
IV-193 Unit 6, New Capital
ORISSA
پراونشل سیکرٹری مال } مولوی عبد الحمید خان صاحب
" " تعلیم } مولوی عبد الحمید خان صاحب بی۔ اے
Retd. Head master P.O
Nayagadh, Distt Puri
ORISSA
پراونشل سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی یعقوب الرحمٰن صاحب۔
Supervisor of Supplies
Cuttack No. 2
پراونشل سیکرٹری امور عامہ۔ مرزا شیر علی بیگ صاحب
P.O. Manikagoda Via
Khurd, Puri, ORISSA
" " تالیف و تصنیف۔ سید حسام الدین صاحب
P.O. Sungra, Via Salipur
(Cuttack)
" " امور خارجہ۔ سید منظور احمد Head
Clerk Khasmahal office
Bhubnesar, ORISSA
" " ضیافت۔ منشی یوسف علی خان صاحب
V. Dhuansahi P.O. Sungra
Distt Cuttack

پراونشل امین۔ سید ابو صالح صاحب۔
C/O O.M.P. Hospital
Cuttack 3

جماعت بمبئی

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ تقدیر احمد صاحب معرفت الحق ۱۷ اکبر بیگ روڈ بمبئی ۸

جماعت شوپیاں

صدر۔ ماسٹر غلام محمد خاں صاحب۔ بمقام و ڈاکخانہ شوپیاں ضلع اننت ناگ کشمیر۔
سیکرٹری تعلیم۔ مولوی اسد اللہ صاحب " "
" مال۔ ماسٹر غلام رسول صاحب " "
" امور عامہ۔ بلال دین صاحب " "
محصل۔ محمد عبد اللہ صاحب میر " "
بقایا دار عہدیداران کی منظوری مشروط دی جاتی ہے

کرولائی

صدر۔ ٹی کنجاتو صاحب
سیکرٹری جملہ صیغہ جات۔ ٹی کے پیران کٹی صاحب
Jamat Ahmadiyya
P.O. Amarampalam,
S. Malabar (S. India)

جماعت احمدیہ بھاگلپور

صدر۔ ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔ ہیلتھ کلینک ہاؤس احمدیہ بلڈنگ رام سر۔ بھاگلپور۔ بہار
سیکرٹری مال۔ عبد العلیم صاحب۔ معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب
" تبلیغ۔ محمد ایوب صاحب " " "
بقایا دار عہدیداران کی منظوری مشروط برائے چھ ماہ ہے۔

جماعت احمدیہ کینانور

صدر۔ این حامد صاحب
C/O Sathyadootham
office, P.O. Cannanore
City, N. Malabar, S. India
سیکرٹری مال۔ کے سی محمود۔ " "
" تبلیغ۔ ایم محمود صاحب " "
" امور عامہ۔ کے پی مویدو صاحب " "
" تعلیم۔ ٹی جن کنجی صاحب " "
امین۔ کے سی محمود صاحب " "
محاسب۔ این ابراہیم صاحب " "
بقایا دار عہدیداران کی منظوری مشروط برائے چھ ماہ۔

ظہیر آباد

صدر۔ محمد معین الدین صاحب ولد شیخ محمد صاحب
نائب صدر۔ شیخ علی صاحب احمدی خیاط
سیکرٹری۔ محمد رفیع الدین صاحب ولد شیخ محمد صاحب
پتہ۔ بمقام ظہیر آباد۔ ضلع بیدر شریف علاقہ دکن
بقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کے لئے ہے۔

ختم نبوت کی دلیل بقیہ ص ۲

کو گم کر چکی ہوتی ہے۔ جس کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہر زمانہ میں نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔

دیگر اقوامِ عالم کو چھوڑیئے کیا آپ اس زمانہ کے مسلمانوں کی عملی پست حالت نہیں دیکھ رہے کیا اُن کے گھروں میں قرآن مجید کے خوبصورت سے خوبصورت نسخے موجود نہیں مگر کیا اُن کی حالت ویسی ہی ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی تھی۔ کیا علامہ اقبال نے بھی موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ... اور اپنے اسلاف کے اعلیٰ معیار سے گر جانے پر اپنے کلام میں متعدد مقامات پر نوحہ نہیں کیا؟ کیا انہیں باوجود مسلمان کہلانے کے اعمال میں یہود و نصاریٰ سے تشبیہ نہیں دی گئی؟ کیا علامہ اقبال قرآن مجید کی موجودگی سے بے خبر تھے اور اس کی تاثیر سے ناآشنا!!

پس اصل بات یہی ہے کہ جامع اور کامل کتاب کے ساتھ ہر زمانہ میں تقویٰ کی راہوں پر چلانے تزکیہ نفوس کرنے کے لئے ایک زندہ اور عملی نمونہ کی ضرورت ناگزیر ہے یہ الگ صورت ہے کہ اس زمانہ میں قرآن مجید کی کامل ہدایت کے بعد اب جو شخص بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی بنا کے ایسا نمونہ بنا کر بھیجا جائے گا۔ وہ قرآن مجید کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت ہی میں دنیا کی راہنمائی کرے گا۔ جس کی گنجائش تعلیم قرآن و ارشادات نبوی میں موجود ہے۔ بہر حال حالات زمانہ اس وقت ایسے مصلح ربانی کی ضرورت کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ اگرچہ منہ اس سے انکار کریں لیکن دل اس کے لئے بے تاب ہیں!!!

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ

نمبر ۱۲۹۶ مکرمی عبد الستار صاحب شاہ آباد ۲۸ر ستمبر ۵۷ء
نمبر ۱۱۳۳ " الٰہی بخش صاحب حنیف صاحب تابل گڑھ " "
نمبر ۱۱۹۳ " پی احمد علی صاحب مرکرہ " "

جلسہ سالانہ میں صرف چند یوم باقی ہیں

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ ۱۲ تا ۱۴ر اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ جس میں اب صرف بیس دن رہ گئے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے غیر معمولی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے چندہ جلسہ سالانہ مقرر ہے جس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے اور جس کا ادا کرنا ہر احمدی پر لازم ہے۔ پیشتر ازیں احباب جماعت کو اس چندہ کی اہمیت اور فرضیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بذریعہ اخبار بدر اور خاص سرکلر تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ اس چندہ کو جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیں۔ لیکن اب تک جو رقم اس مد میں وصول ہوئی ہے بجٹ کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ نیز ابھی تک اس چندہ کی رفتار بہت سست جا رہی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کا صحیح احساس اپنے اندر پیدا کرے۔ اور چندہ ... ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو۔ عہدہ داران مال اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں بقایا کا جائزہ لے کر اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیں۔ اور پوری جدوجہد کریں کہ جلسہ سالانہ سے قبل ہر جماعت کے ذمہ جلسہ سالانہ کا پورا بجٹ وصول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اخبار بدر ماہ ستمبر ۱۹۵۶ء ختم ہے

نمبر ۱۲۸۸ انجمن احمدیہ دہلی ۲۸ر ستمبر ۵۶ء
نمبر ۹۳ مکرمی منشی فیروز الدین صاحب محمد ار مونسپلٹی کشمیر " "
نمبر ۱۴۴۷ " سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب امر مینیہ دکن " "
نمبر ۱۴۴۸ " مقبول احمد صاحب غلام تیاپور " "
نمبر ۱۴۴۹ " اے اے فانہ پوری صاحب ملگام " "
نمبر ۲۲۶ " غفار خان صاحب لکی دیبور " "
نمبر ۱۱۵۶ " محمد عاشق حبیب صاحب خانپور ملکی " "
نمبر ۱۴۵۰ " ڈاکٹر محمد خان صاحب بندیشہ چودھیکا پاکستان " "
نمبر ۱۴۵۱ " حبابشہ محمد عمر صاحب ڈھاکہ پاکستان " "
نمبر ۱۴۵۲ " پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ منگلور " "
نمبر ۱۴۵۳ " ایم کریم خاں صاحب سونگڑہ " "
نمبر ۱۰۷۲ " عبد الحفیظ صاحب کرہل " "
نمبر ۱۳۲۲ " سید مبشر الدین صاحب کورالی " "
نمبر ۱۲۰۰ " محمد ابراہیم صاحب عبد الحکیم صاحب وینگورلہ " "
نمبر ۱۱۰۲ " سید احمد رضی اللہ صاحب کلیان سنگھ پور " "
نمبر ۱۳۸۵ " سید عبد الرزاق صاحب بمبئی " "
نمبر ۵۲۶ " جنرل سیکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ سونگڑہ " "
نمبر ۱۵۳۹ " عبد الہادی صاحب بمبئی " "
نمبر ۱۴۵۴ " شیخ محمد مشتاق صاحب ایم اے بی خورداپور " "

نتیجہ امتحان "سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام"

کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرتبہ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امتحان کا نتیجہ قبل ازیں اخبار "بدر" میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں باقیماندہ احباب کے نتیجہ کا اعلان کیا جاتا ہے

۱۔ رول نمبر ... مکرم عبد الغفور صاحب ہر یکر بمبئی ۴۲/۱۰۰

۲۔ رول نمبر ... مکرم عبد القادر صاحب ہر یکر بمبئی ۴۹/۱۰۰

۳۔ رول نمبر ۱۰۱ مکرم شفیع احمد صاحب مالاباری کلکتہ ۲۶/۱۰۰

(نوٹ) رول نمبر ۱۰۱ تا نمبر ۱۰۶ جس جماعت کے ہوں وہ مہربانی فرما کر رول نمبر اور نام سے مطلع فرماویں تاکہ ان کے نتیجہ کا بھی اعلان کیا جائے۔

۲۔ کتب سلسلہ کے امتحان لینے کی غرض و غایت جہاں احباب جماعت کو تعلیم سلسلہ سے واقف کرانا مقصود ہے۔ وہاں یہ بھی مد نظر ہوتا ہے کہ احباب جماعت اردو زبان سیکھیں تاکہ وہ صحیح رنگ میں کتب سلسلہ سے مستفیض ہو سکیں۔ لہٰذا دوستوں کو حتی الوسع اردو زبان میں ہی پرچہ حل کرنا چاہیئے۔ آئندہ امتحان کے لئے کتاب "منصب خلافت" کا اعلان ہو چکا ہے اور نومبر کو امتحان ہوگا۔ عہدیداران جماعت امتحان میں شامل ہونے والوں کے اسماء سے جلد مطلع فرماویں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نیا لٹریچر

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر تازہ شائع کیا گیا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ منگوا کر تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے پتہ جات ملنے پر ان کی خدمت میں براہ راست مفت بھجوایا جائے گا:-

(۱) خصوصیات قرآن انگریزی (characteristics of Quranic Teachings)

مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ صفحات ۸۴

(۲) "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں"۔ Why I believe in Islam

انگریزی براڈکاسٹ لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بارہ صفحات تین روپے سینکڑہ

(۳) کرشن اوتار کا سندیش (ہندی) لیکچر سیالکوٹ۔ مصنفہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا ہندی ترجمہ اپنے دعویٰ کا بیان مع دیگر حوالہ جات صفحات ۱۶۔ چار روپے سینکڑہ

(۴) امن کے شہزادہ کا آخری پیغام (اردو) پیغام صلح مصنفہ حضرت اقدس علیہ السلام صفحات ۶۰

قیمت فی نسخہ ۳ر

(۵) تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق غیروں کی تازہ آراء۔ صفحات ۴۶۔ قیمت فی نسخہ -/۲/-

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ لٹریچر منگوا کر تقسیم کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

نتیجہ امتحان انعامی تحریری مقابلہ

"ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان کے تحت نظارت ہٰذا کی طرف سے جس انعامی تحریری مقابلہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں مندرجہ ذیل احباب نے شرکت کی۔ (۱) جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور (۲) مولوی محمد یوسف صاحب قادیان (۳) محمد ولی الدین صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان (۴) مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی قادیان (۵) سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ پینگمڑھ۔ چنانچہ یہ پانچوں احباب علی الترتیب ۱۰۰ میں سے ۸۴، ۶۷، ۶۶، ۶۲ و ۶۰ نمبر حاصل کر کے کامیاب رہے۔ مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور اور مولوی محمد یوسف صاحب قادیان علی الترتیب اول و دوم رہے۔

اللہ تعالیٰ ان احباب کو امتحان میں شمولیت کا اجر عظیم عطا فرماوے اور دیگر احباب جماعت کو بھی ایسے علمی مقابلوں میں شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

قیمتی اور مفید مضامین پر مشتمل اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر جلسہ سے قبل شائع کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اہل قلم حضرات اپنے مضامین بروقت بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ شعراء کرام بھی توجہ فرمائیں تا اخبار بروقت شائع کیا جا سکے۔ زائد کاپیوں کے خریدار ابھی سے اپنی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

چنڈی گڑھ۔ ۱۵ ستمبر۔ سردار پرتاب سنگھ کیروں چیف منسٹر پنجاب نے اخبارات کے نام بیان جاری کرتے ہوئے فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے والوں کو متنبہ کیا اور کہا کہ تا زنی اور تشدد کو پنجاب میں سر ابھارنے نہیں دیا جائیگا۔ میں سچے دل سے تمام شہریوں سے خواہ وہ کسی بھی پارٹی یا گروپ سے تعلق رکھتے ہوں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ملک کے مفاد کو سب سے اعلیٰ جگہ دیں۔ آپ نے کہا کہ جن معاملات کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے اُن پر وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں چیف منسٹر نے وقت کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد اور عوام کی بے غرضانہ خدمت وقت کی اشد ضرورت ہے۔ آپس میں لڑنے جھگڑنے اور کینہ پروری سے ہم صحیح راستہ سے بھٹک جائیں گے۔ بیان کے آخر میں مخصوص طور پر مورچہ لگانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی مورچہ لگانا ہی ہے تو وہ غربت، بیماری اور ناخواندگی کے خلاف لگایا جانا چاہیئے۔ دیانتدارانہ محنت اور تن دہی سے کام کرنے کے ذریعے ہی بد اعتمادی اور بد سگالی کے اثرات کو دور کیا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۲/۹/۵۶ - رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۷